صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 27 فروری 2017ء بمطابق 29 جمادی الاوّل 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

ٱلرَّحۡمَٰنُO عَلَّمَ ٱلۡقُرۡءَانَO خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَO عَلَّمَهُ ٱلۡبَيَانَO ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَٱلنَّجۡمُ وَٱلشَّجَرُ يَسۡجُدَانِ O وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلۡمِيزَانَO أَلَّا تَطۡغَوۡاْ فِي ٱلۡمِيزَانِO وَأَقِيمُواْ ٱلۡوَزۡنَ بِٱلۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ ٱلۡمِيزَانَO وَٱلۡأَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡأَنَامِO فِيهَا فَٰكِهَةٌ وَٱلنَّخۡلُ ذَاتُ ٱلۡأَكۡمَامِ۔

(ترجمہ): (خداجو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا۔ اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيم۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، ڈاکٹر حیدر علی 27 فروری، سردار اکرام اللہ گنڈا پور 27تا 28 فروری، سردار فرید، ضیاءاللہ آفریدی، الحاج صالح محمد، الحاج ابرار حسین، سردار ظہور، فضل حکیم، منظور ہیں جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: آئٹم نمبر7 اینڈ8۔ (مداخلت) لیتے ہیں اس کے بعد ایجنڈا، آئٹم نمبر7 اینڈ8۔ منسٹر فار لاء، ارشد عمرزئی، ارشد عمرزئی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

خیبر پختونخوا ٹیکنکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی مجریہ 2017

Mr. Arshad Ali (Special Assistant for Technical Education): Mr. Speaker! On behalf of Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education & Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education & Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

خیبر پختونخوا ٹیکنکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی مجریہ 2017

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Arshad Ali!

Mr. Arshad Ali (Special Assistant for Technical Education): Mr. Speaker, on behalf of Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education & Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2017 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education & Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 3, Item No. 5, sorry, Sardar Hussain Babak.
Mr. Jafar Shah: Mr. Speaker, if I may kindly be allowed to-----
Mr. Speaker: Okay, Syed Jafar Shah Sahib.

تحریک التواء

جناب جعفر شاہ: تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر صاحب! دا د بابک صاحب تحریک التواء وہ، سپیکر صاحب! زہ دا وایم او تاسو بہ بیا اجازت ورکړئ چې پہ هاؤس کښې پہ دې باندې بحث اوشی۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے، وہ یہ کہ پنجاب میں مقیم پختونوں کے ساتھ انتہائی امتیازی اور متعصبانہ رویہ اپنایا گیا ہے اور انہیں روزانہ مختلف حیلوں بہانوں سے ہراساں کرکے گرفتار کیا جارہا ہے، جو کسی صورت بھی مناسب نہیں ہے، جبکہ ان کے شناختی کارڈ بھی بلاک کئے جارہے ہیں، پنجاب پولیس اور انتظامیہ وہاں بسنے والے پختونوں کی عزت نفس کو مجروح کررہے ہیں۔ پختون پاکستان کے مہذب اور باشعور شہری ہیں اور ان کے ساتھ روا رکھا جانے والے اس رویے سے نامناسب پیغام دیا جارہا ہے۔ جناب سپیکر! ایسا لگ رہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف لڑی جانے والی جنگ اصل میں دہشت گردوں کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ پختونوں کے خلاف لڑی جارہی ہے۔ یہ تاثر دیا جارہا ہے، لہذا اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور پنجاب میں پختونوں کے خلاف اس مہم کو فوری طور پر ختم کرکے ان کی عزت نفس کے تحفظ اور پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت کو عملاً ثابت کرنے کیلئے ان کے جان ومال اور وقار کو تحفظ فراہم کرکے اس

ذہنی کوفت سے نکال کران کی حوصلہ افزائی کیلئے اقدامات کئے جائیں اور پنجاب پولیس اور انتظامیہ کو چاہیئے کہ پختونوں کے ساتھ متعصبانہ امتیازی سلوک سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب پہنچ گئے ہیں، یہ ابھی اپنا۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: بابک صاحب بھی تشریف لائے ہیں، ٹھیک ہے، تو ان کی طرف سے میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب پلیز۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ Legally موؤر ابھی موجود ہے تو اسلئے Legally میں نے اس کو، موؤر کے بغیر وہ نہیں ہو سکتا، بہر حال میں نے اسلئے سردار حسین صاحب کو موقع دیا۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب! "پنجاب میں مقیم پختونوں کے ساتھ انتہائی امتیازی اور متعصبانہ رویہ، اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے، وہ یہ کہ پنجاب میں مقیم پختونوں کے ساتھ انتہائی امتیازی اور متعصبانہ رویہ اپنایا گیا ہے اور انہیں روزانہ مختلف حیلوں بہانوں سے ہراساں کرکے انہیں گرفتار کیا جارہا ہے، جو کسی صورت بھی مناسب نہیں ہے جبکہ ان کے شناختی کارڈ بھی بلاک کئے جارہے ہیں۔ پنجاب پولیس اور انتظامیہ وہاں بسنے والے پختونوں کی عزت نفس کو مجروح کررہے ہیں۔ پختون پاکستان کے مہذب اور باشعور شہری ہیں اور ان کے ساتھ روا رکھا جانے والے اس رویے سے نامناسب پیغام دیا جارہا ہے۔ جناب سپیکر! اور ایسا لگ رہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف لڑی جانے والی جنگ اصل میں دہشت گردوں کے خلاف نہیں، بلکہ یہ پختونوں کے خلاف لڑی جا رہی ہے۔ یہ تاثر دی جارہی ہے۔ لہذا اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور پنجاب میں پختونوں کے خلاف اس مہم کو فوری طور پر ختم کرکے ان کی عزت نفس کے تحفظ اور پاکستانی شہری ہونے کی حقیقت کو عملاً ثابت کرنے کیلئے ان کے جان ومال اور وقار کو تحفظ فراہم کرکے اس ذہنی کوفت سے نکال کر ان کی حوصلہ افزائی کیلئے اقدامات کئے جائیں اور پنجاب پولیس اور انتظامیہ کو چاہیئے کہ پختونوں کے ساتھ متعصبانہ امتیازی سلوک سے گریز کیا جائے"

سپیکر صاحب! میرے خیال میں آپ کے نوٹس میں بھی ہے کہ پچھلے ایک عرصے سے بدقسمتی سے پنجاب کے مختلف اضلاع میں اور مختلف علاقوں میں مقیم جو ہمارے پختون بھائی ہیں، ڈیلی ویجز کی خاطر

وہاں پر مزدوری کیلئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے وہاں پر کاروباری سرگرمیاں کر رہے ہیں، تجارت کر رہے ہیں، میں اس کو مائیگریشن کہوں گا، ہم اس کو ہجرت کہیں گے، نقل مکانی کہیں گے، Militancy کی وجہ سے ہماری معیشت کو بے پناہ نقصان ہوا ہے فاٹا میں، خیبر پختونخوا میں، ہمارے اقتصاد کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اور یہ انتہائی افسوسناک ہے، بلکہ میں یہ کہوں کہ انتہائی حیران کن بھی ہے، کہ پنجاب انتظامیہ اور پنجاب پولیس اب وہاں پر مقیم پختونوں کو ڈائریکٹ کر رہے ہیں، جا کے ان پر چھاپے مارے جا رہے ہیں، ان کی عزت نفس کو مجروح کر رہے ہیں بلکہ ان کو پابند بنا رہے ہیں کہ جو جو بندہ وہاں پر رہائش پذیر ہے، وہاں پر جو لوکل ہیں، ایک کفیل کی شکل میں سپانسر کی شکل میں اور ہمیں تو ایسا لگ رہا ہے کہ پنجاب پختونوں کیلئے سعودی عرب اور دبئی بن گیا ہے، میرے خیال میں یہ آئین کے بھی خلاف ہے، ہماری مجبوری کو دیکھتے ہوئے اگر وہاں لوگ منتقل ہو گئے ہیں تو آئین پاکستان کی روشنی میں جان و مال کا تحفظ اس ریاست کی ذمہ داری ہے، پنجاب اسی ریاست کی ایک اکائی ہے، اسی فیڈریشن کی ایک اکائی ہے اور ایک اکائی کے لوگ وہاں پر اگر منتقل ہو گئے ہیں، اب یہ کیا پیغام ہمیں دے رہے ہیں؟ روزانہ کی بنیاد پر مختلف اضلاع میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اشتہار لگا رہی ہے، انہوں نے کھلے عام لکھا ہوا ہے کہ آپ کو اگر نان پنجابی نظر آئے، شلوار قمیص پہننے والا اگر کوئی بندہ نظر آئے، وہاں پر اب انتہائی، میں وہ لفظ تو استعمال نہیں کروں گا، افسوسناک ہی کہوں گا کہ جو ہمارے بچے وہاں پر خشک میوے بیچ رہے ہیں، جو ہمارے بچے وہاں پر جا کے گاڑیاں صاف کر رہے ہیں، وہ ہمارے بچے جہاں پر میں پھر بھی کہوں گا کہ ہماری بدقسمتی ہے، ہم دہشت گردی کے مارے ہوئے ہیں، ہمارے بچے پنجاب کے مختلف شہروں میں جا کے بوٹ پالش کرتے ہیں، ان کو زندان میں ڈالتے ہیں، ان کو سلاخوں کے پیچھے ڈالتے ہیں، اب یہ کونسا میسج ہے؟ آیا اس طرح کے اقدامات سے اس طرح کی پالیسیوں سے، اس طرح کے فیصلوں سے نفرتیں جنم نہیں لیں گی؟ پھر جب ہم بات کرتے ہیں، الزام لگتا ہے کہ یہ افغانستان کی بات ہے، جب ہم بات کرتے ہیں، الزام لگتا ہے کہ یہ ہندوستان کی بات ہے، آیا ہم مانتے ہیں، ہم یہ ماننے سے انکاری نہیں ہیں کہ پنجاب ہمارا بڑا بھائی ہے، ان کو یہ بھی ماننا چاہیئے کہ ہمارے وسائل پر ہماری آمدن کے ذرائع پر وہ لوگ مزے کر رہے ہیں اور ہماری حالت یہ ہے، اس فیڈریشن کی کمزوری کیلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملک کی سلامتی اور یکجہتی کیلئے پنجاب حکومت کے یہ کرتوت، یہ کالے

کرتوت اور کالے کرتوت اسی لئے کہوں گا کہ ان کو میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ تو فرنگیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں، بنگالیوں کے ساتھ ان لوگوں نے کیا کیا؟ کیا یہ ملک دولخت نہیں ہوا، آیا ہمیں اس چیز پر مجبور کر رہے ہیں کہ کل ہم پشاور میں کھڑے ہوں گے، مردان میں بھی کھڑے ہوں گے، چارسدہ میں بھی کھڑے ہوں گے صوابی میں بھی کھڑے ہوں گے اور پھر ہم ایک ایک کر کے، ایک ایک کر کے پختونخوا سے ان پنجابیوں کو نکالیں گے (تالیاں) اور سوچنا چاہیئے جو لوگ نیشنل ایکشن پلان کی بات کرتے ہیں، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہم دہشت گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں، یہ جنگ لگ ایسا رہا ہے کہ یہ دہشت گردی کے خلاف نہیں ہے، لگ ایسا رہا ہے کہ یہ جنگ پختونوں کی تذلیل کیلئے شروع کی گئی ہے اور ہم ان کو یاد دلانا چاہتے ہیں، ہمیں اندازہ ہے کہ ابھی یہ جو ردالفساد آپریشن شروع ہوا ہے، ان کو شاید نہیں پتہ ہوگا، لیکن ہمیں پتہ ہے کہ لاہور میں 71 اڈے ہیں، کالعدم تنظیموں کے 71 اڈے ہیں، ملتان میں اٹھارہ اڈے ہیں، اٹھارہ اڈے، ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں، ہم مرید کے اور باقی شہروں کا نہیں، چھوٹے چھوٹے قصبوں کا نہیں، ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ جو خودکش بامبر، یہ جو Suicide Bomber تیار ہو رہے ہیں، یہ پنجابی لوگ تیار کر رہے ہیں، ہمیں کوئی بتائے کہ یہاں پر کوئی پختون ایسا مینٹر ہے مینٹر، یا ٹرینر ہے جو ان Suicide Bombers کو تیار کرے، ان کو تیار کر رہے ہیں، میں الزام نہیں لگانا چاہتا لیکن دیکھا جائے یہ جو پنجاب میں رولنگ پارٹی ہے اور باقی پارٹیوں کو ان اڈوں کی سرپرستی حاصل ہے، ان کا تعاون حاصل ہے اور ہم تو یہ بھی مطالبہ کریں گے کہ الزام ہم پر لگ رہا ہے، صرف پختون دہشتگرد ہے؟ ان کو یہ جاننا چاہیئے اور یہ ریکارڈ پر ہے، ریکارڈ پر، حکیم اللہ محسود نے اسفندیار ولی خان کو ریکویسٹ کی تھی، حکیم اللہ محسود نے اسفندیار ولی خان کے پاس وفد بھیجا تھا کہ ہمیں پنجاب جانے کیلئے راستہ دیا جائے، میں ان پنجابیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ قربانی کی تعریف سے ناواقف ہو، اسفندیار ولی خان نے ان کو دوٹوک الفاظ میں جواب دیا تھا کہ ہم اس فیڈریشن کا حصہ ہیں، دہشتگردی جدھر بھی ہو ہم صرف مذمت نہیں مزاحمت کریں گے اور اسفندیار ولی خان نے جواب دیا تھا کہ پنجاب میں اگر آپ لوگوں کے جانے کا ارادہ ہے تو ہماری لاشوں سے گزر کر آپ پنجاب میں جاؤ گے لیکن میں کیا کہوں؟ وہ تو پختون نہیں، ان میں تو پختون ولی تو نہیں ہے نا، ہم نے ان کو دیکھا ہے، ہم نے ان کو سنا ہے، ہم نے یہاں پر ہزاروں لوگوں کی لاشیں اٹھائی ہیں لیکن جب وہاں پر ایک

دھماکہ ہو جاتا ہے تو ان کا چیف ایگزیکٹیو یہی کہتا ہے کہ یہاں پر آپ دھماکے نہ کریں، جدھر آپ لوگوں کی مرضی وہاں پر آپ دھماکے کریں، میں ریکویسٹ کروں گا تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے، پی ٹی آئی سے بھی، قومی وطن پارٹی سے بھی، جماعت اسلامی سے بھی، پیپلز پارٹی سے بھی، جمیعت سے بھی اور پیپلز پارٹی سے بھی کہ آج ہم نے ایک پیغام دینا ہے، ملک کیلئے قربانیاں ہم نے دیں، قدرتی وسائل ہمارے ہوں اور اسی ریاست میں، اسی فیڈریشن میں نہ ہماری جان کا تحفظ، نہ ہمارے مال کا تحفظ اور الٹا ہم پر الزامات لگائے جا رہے ہیں، اللہ کرے، اللہ کرے کہ یہاں پر یہ حالات صحیح ہوں لیکن ہماری بدقسمتی ہے، پنجاب میں بھی ہمارے ساتھ یہی سلوک ہو رہا ہے، یہاں پر جو ہم سنٹرل ایشیاء کی طرف اپنی ٹریڈ کو بڑھا رہے ہیں تو ایک مسئلہ آجاتا ہے تو یہ جو ہمارا بارڈر ہے، اس کو بند کر دیتے ہیں، میں تو ان کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان بلا اشتعال، بلاوجہ اشتعال انگیزی کر کے پاکستان کی حدود میں فائر کرتا ہے، حالات اسی نوبت تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ابھی ہندوستان اور پاکستان کا جھگڑا ہونے والا ہے خدانخواستہ لیکن پھر بھی واہگہ بارڈر بند نہیں ہوتا ہے، پھر بھی وہ راستے کھلے رہتے ہیں تو یہ کیا پیغام ہے؟ ساری عمر ہم پر یہی الزامات لگیں گے کہ ہم ایجنٹ ہیں، ساری عمر ہم پر یہی الزامات لگیں گے کہ ہم غدار ہیں، ساری عمر ہم پر یہی الزامات لگیں گے کہ ہم بیرونی قوتوں کے اشاروں پر چلنے والے لوگ ہیں، ہم پختون ہیں، مسلمان ہیں، پاکستانی ہیں، کوئی مانے تو مانے، کوئی نہ مانے تو نہ مانے، ہمیں سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمیں مجبور نہ کیا جائے۔ مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ یہ اسمبلی اس صوبے کا سب سے بڑا جرگہ ہے، بات اگر اس نوبت تک پہنچی کہ ہم ایک تربیلہ ڈیم کی بجلی بند کریں گے پھر وہ جانیں اور ان کا گندم جانیں، وہ اپنی گندم کے ساتھ کیا کریں گے؟ میرے خیال میں بات اس نوبت تک نہیں جانی چاہیئے، بات اس نوبت تک نہیں پہنچنی چاہیئے اور میں اپنی اس سپیچ کی وساطت سے پاکستان کے ان تمام لیڈران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے پختونوں کے اس اہم مسئلے پر سیاسی وابستگی کو بالائے طاق رکھ کے تمام سیاسی جماعتوں کے جو سربراہان ہیں، انہوں نے اپنا ایک مؤقف پیش کر دیا ہے۔ سپیکر صاحب! میرے خیال میں آج کے اس اہم Topic کے حوالے سے تمام صوبے میں اور سارے پاکستان میں ایک میسج ضرور جانا چاہیئے، ضرور جانا چاہیئے کہ یہ جو کچھ ہمارے ساتھ پنجاب میں ہو رہا ہے اس کو فوری طور پر بند کرنا چاہیئے اور میں حکومت سے

بھی ریکویسٹ کروں گا کہ وہ چیف منسٹر سے بات کرلے، Even یہ کہ اگر ممکن ہو مولانا صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں وہ وزیراعظم کے ساتھ بیٹھ کر بات کرلیں، اب یہ لوگ آپریشن سے انکاری ہیں، اپنے صوبے میں آپریشن کیلئے وہ Stipulated time دیتے ہیں کہ پچاس دن میں آپ نے ختم کرنا ہے، ساٹھ دن میں آپ نے ختم کرنا ہے، نہیں، ہمارا مطالبہ ہے کہ پنجاب میں جتنے اڈے ہیں جب تک وہ اڈے ختم نہ ہوں، وہ ساٹھ دن میں ختم ہوں یا ساٹھ مہینوں میں ختم ہوں، ان تمام اڈوں کو ختم کیا جائے تاکہ ہمارے ساتھ یہ جو سلوک ہو رہا ہے، یہ سلوک بھی بند ہو، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ میڈم نگہت اورکزئی، اس کے بعد آپ بات کرلیں گے، یہ آپ اپنے نمبر پر بات کرلیں گے، نگہت کے بعد آپ بات کرلیں گے پھر۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> میں صرف دو منٹ بات کرونگی پھر آپ پوری بحث کرلیں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! کافی لمبی بات کی انہوں نے، بابک صاحب نے اور یہ ایک بہت Important issue ہے اور میرے دو چار لوگ جو 2008 کی اسمبلی میں یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے جن میں جعفر شاہ صاحب اور شاہ حسین صاحب بھی تھے اور بابک صاحب بھی تھے اور یہاں سے ایک دوپٹہ ہوا میں لہرایا گیا تھا جو کہ میں نے پھینکا تھا شہباز شریف کی طرف سے اور اسی بیان پہ پھینکا تھا کہ جب اس نے جامعہ نعیمہ میں ایک تقریر کی تھی اور اس تقریر کا یہ متن تھا کہ ہم بھی امریکہ سے ڈکٹیشن نہیں لیتے اور طالبان کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ آپ بھی امریکہ سے ڈکٹیشن نہیں لیتے اور آپ پنجاب میں دھماکے نہ کریں اور باقی ملک میں، ہمارا نظریہ ایک ہے اور باقی جو ہے مرضی جہاں بھی دھماکے آپ کرتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے اور اس میں میرا خیال ہے کہ قلندر لودھی صاحب بھی، میرا خیال نہیں ہے یقین ہے کہ قلندر لودھی صاحب بھی اسی ایوان کا حصہ تھے اور شاہ فیصل صاحب بھی اسی ایوان کا حصہ تھے اور اسی پر یہاں پر پھر میں نے اپنا دوپٹہ پھینکا تھا کہ اگر شہباز شریف کو سیکورٹی کی ضرورت ہے تو ہم یہاں سے بہنیں جاکے ان کی سیکورٹی کا بندوبست کرتے ہیں اور اس کے بعد وہاں سے سخت ردعمل آیا تھا اور پھر مجھے Threats بھی ملی تھیں۔ جناب سپیکر صاحب! اب آگیا ہے پختونوں کا مسئلہ، جناب سپیکر صاحب! پختون جو یہاں سے روزی روٹی کمانے کیلئے گیا ہے، یہ ردالفساد سے پہلے یہ تمام چیزیں تو نہیں ہو رہی تھیں، یہ صرف پانامہ لیکس سے اور ردالفساد سے توجہ ہٹانے

کیلئے یہ ساری چیز ہورہی ہے، دونوں بھائی جو ہیں، وہ پانامہ لیکس سے اور ردالفساد سے صرف توجہ ہٹانے کیلئے یہ سارا کچھ کررہے ہیں کہ پٹھان جو ہے، یہاں سے ان کو یہ بتایا جائے کہ یہ جو پٹھان ہیں یہ تو دہشتگرد ہیں، جناب سپیکر صاحب! جب یہاں سے لوگ جاتے ہیں اور ان کی نرسریوں میں پلتے ہیں تو وہ بھی پٹھان، ایک ماں کے پیٹ سے بچہ جب جنم لیتا ہے اور اس کو اٹھا کر، لے جا کر وہاں کی نرسریوں میں پالا جاتا ہے تو اس ماں کے پیٹ سے جنم دیا ہوا بچہ، وہ پٹھان جو ہے وہ دہشتگرد جب بنتا ہے تو وہ بھی پٹھان اور جب وہ بم آ کے پھاڑتا ہے یہاں خیبر پختونخوا میں اور اس سے ہزاروں لوگ جب شہید ہوتے ہیں تو وہ بھی پٹھان اور جب مائیں اپنے بچوں کو روتی ہیں تو وہ بھی پٹھان، جب سہاگ لٹتے ہیں تو وہ بھی پٹھان، جب بہنیں جو اپنے بھائیوں کو روتی ہیں تو وہ بھی پٹھان، جب سہاگ لٹتے ہیں تو وہ بھی پٹھان، جب بچے یتیم ہوتے ہیں تو وہ بھی پٹھان، جب باپ اپنے بچوں کو کندھا دیتے ہیں تو وہ بھی پٹھان اور پنجابی یہ کہتے ہیں کہ پٹھان جو ہے تو وہ دہشتگرد ہے، جناب سپیکر صاحب! پنجاب میں جتنی نرسریاں ہیں، پہلے ان نرسریوں کو، میں ان کو سلوٹ پیش کرتی ہوں کہ یہ جو ڈیل کررہے ہیں فیصل آباد، مریدکے اور یہاں پر جو چھوٹی چھوٹی جو نرسریاں ہیں، جب تک ان کو ختم نہیں کیا جائے گا جناب سپیکر صاحب! یہ نرسریاں پٹھانوں کو لے جا کر ہی وہاں پر بمبار بناتے رہیں گی، خودکش بمبار بناتے رہیں گی، جہاں پر بھی خودکش بمبار ملتا ہے ان کی جائے پیدائش، ان کی جائے پناہ وہ ساری، ان کے راستے، ان کی رہائش گاہیں وہ ساری پنجاب سے ہیں، جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے وزیراعلیٰ سے یہ ضرور، آخر میں میری یہی بات ہے، میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی، آخر میں میری آپ سے یہی درخواست ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کی جائے کہ وزیراعلیٰ جو اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہتا ہے، اس سے کہا جائے کہ یہ تمام چیزیں بند کردی جائیں پٹھانوں کے خلاف، کیا ہم اس طرف جارہے ہیں کہ جہاں ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے؟ میرے منہ میں خاک یہ جناح کا پاکستان ہے، یہ نواز شریف کا یا شہباز شریف کا پاکستان نہیں ہے، بلوچستان سندھ خیبر پختونخوا اور پنجاب یہ پاکستان ہے اور یہ جناح کا پاکستان ہے یہ کوئی دو بھائیوں کا پاکستان نہیں ہے اور اس میں ہم سب پاکستانی ہیں، نہ کوئی سندھی ہے، نہ بلوچی ہے، نہ پٹھان ہے اور نہ ہی کوئی بلوچی ہے کہ وہ معافی مانگیں اور یہ سارا جو کچھ ہو رہا ہے، جو لوگ ردالفساد کو ڈیل

کر رہے ہیں، ان کو ڈیل کرنے دیں اور پنجاب سے جتنی نرسریاں ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب، ہم سب کو موقع دیں گے، میں اس کے اوپر پوری ڈسکشن تاکہ ہر ایک پارٹی اور جو اس پر بات کرنا چاہتا ہے، وہ بات کرلے۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں انتہائی افسردہ دل کے ساتھ ان تمام کارروائیوں کی جو اس وقت پورے ملک میں ہوئی ہیں، میں مذمت کرتا ہوں اس کی اور تمام اپوزیشن کی طرف سے کہ جو ایک لہر دوڑی ہے پورے پاکستان میں، چاہے وہ سندھ میں ہو، وہاں پر واقعات ہوئے ہیں اور اس میں سینکڑوں لوگ شہید ہوئے، چاہے وہ پنجاب میں ہو کہ وہاں پر دہشتگردی کا جو واقعہ ہوا ہے، دو واقعے ہوئے ہیں اور اس میں جو بے شمار معصوم جانیں شہید ہوئے اور پھر ہمارے صوبے میں جو تسلسل کے ساتھ واقعات ہوئے ہیں، وہ ڈیرہ اسماعیل خان سے لے کر وہاں پر جو پولیس کے ساتھ، فورسز کے ساتھ واقعات ہوئے، پھر اس کے بعد ابھی Recently آج جو چار اہل تشیع کو روغہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ٹارگٹ کلنگ میں مارا گیا اور اس طرح ہمارے چارسدہ میں اور پاکستان کے مختلف حصوں میں جو واقعات ہوئے، انتہائی اندوہناک اور افسوس ناک واقعات ہوئے ہیں اور ہماری پوری کوشش ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ پورا پاکستان اس کی لپیٹ میں ہے اور ہم نے کس طریقے سے اس جنگ کو جس کو وہ جاری کیا گیا اور جو نام دیا گیا اس کو اور امن کی طرف لے جانا تھا اور اس میں ہم نے بڑے مشکل فیصلے کئے کہ اکیسویں آئینی ترمیم آئی اور اس وقت بھی ہم نے جو بنیادی ایک اعتراض کیا تھا، اس میں وہ مذہب کا خانہ شامل کیا گیا تھا کہ فوجی عدالتیں ان کیسوں کو ٹرائل کریں گی کہ اگر مذہب کے نام سے کوئی دہشتگردی ہوتی ہے تو ہم نے وہاں پر اعتراض کیا تھا کہ مذہب کا نام لانا انتہائی غلط ہے اور ہم کوئی دنیا کو ایک میسج دینا چاہتے ہیں اور وہ مذہب کے حوالے سے کوئی میسج دینا چاہتے ہیں کہ شاید مذہبی بنیاد پر دہشتگردی ہوتی ہے، تو ہم نے کہا تھا کہ نہیں، دہشتگرد دہشتگرد ہے، چاہے وہ لسانی بنیاد پر ہو، قوم پرستی کی بنیاد پر ہو، مذہب کی بنیاد پر ہو یا کسی اور طبقے کے حوالے سے ہو، فرقہ واریت کے حوالے سے ہو، جس طبقے سے، جس گروہ سے، جس سے بھی تعلق ہو، اگر ایک دفعہ وہ ملک کے خلاف یا ملک کے قانون کے خلاف

کوئی بندوق اٹھاتا ہے، Militancy کرتا ہے تو اس کو اس زمرے میں لایا جائے، اس کی کوئی استثنیٰ نہیں ہونی چاہیئے لیکن اس وقت ہماری یہ بات، اس وقت بھی اس حوالے سے مانی نہیں گئی، حالانکہ اس بحث کے حوالے سے جتنی بھی ہماری مجالس ہوئی ہیں، یہ من و عن بات مانی گئی کہ آپ لوگوں کی بات صحیح ہے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ تھوڑا سا ہمیں اس پہ سوچنا پڑے گا کہ ملک میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے جو ہم اس کا مقابلہ کر رہے ہیں یا جو بھی ہم کر رہے ہیں، وہ ہم نے اپنے Wills کے ساتھ، اپنے اس کے ساتھ ہم نے اس کا مقابلہ کرنا ہے اور ہم نے ذرا سوچ سمجھ کے آگے جانا ہے، جس طرح ہمارا مستقبل، جس طرح ہم سی پیک کی بات کرتے ہیں اور مستقبل کو اس کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ملک میں امن قائم کریں، ہم اگر کہتے ہیں کہ سی پیک منصوبہ جو ہے وہ پاکستان کی قسمت کو بدل دے گا، پاکستان کو بدل دے گا، پاکستان ایک نہج پر چلا جائے گا تو پھر ہمیں تھوڑا سا سوچنا ہو گا، وسعت دینی ہو گی اپنے دل میں اور دماغ میں وسعت دینی ہو گی اور ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ کس طرح ہم وہ راستے روک سکتے ہیں، مشترکہ کاوشوں سے اور ایک اتحاد میں رہ کر ہم کس طرح آگے کے راستے روک سکتے ہیں اور ان مصیبتوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں؟ ہمارے صوبے میں جو تکالیف گزری ہیں یا گزر رہی ہیں یا آئی ڈی پیز کے حوالے سے ہیں، ہمارے فاٹا کے حوالے سے ہیں، ہمارے صوبے کے اس پورے علاقے کے حوالے سے ہیں، جو نقصانات ہم نے اٹھائے ہیں اور ہم اس دہشتگردی کے یا اس کی جو لپیٹ میں ہیں، آج اگر ہم اس کو سامنے رکھ کر اپنی پالیسوں کو دوبارہ سے ہم اس کو دیکھیں گے نہیں اور اگر ہم اس کو جذباتی طور پر لیں گے تو میرے خیال میں، ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں کہ بابک صاحب کے جذبات اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں، ہمیں اگر شکایات ہیں اور وہ شکایات اس بنیاد پر ہوں کہ ہم یہ سوچیں کہ کسی بھی ادارے یا کسی بھی حکومت سے ہم یہ توقع رکھیں کہ کسی بھی نالائقی کی وجہ سے اگر ہم کسی غلط راہ پر چلتے ہیں اور غلط چیزوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں، جیسے پشتون کے حوالے سے بات کی گئی کہ پنجاب میں پشتون کو فوکس کیا ہوا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کو اگر پکڑ لیا اور ان کو یہاں سے ہم نے ہٹا لیا یا یہ یہاں سے جائیں گے یا ہم ان کو کسی طریقے سے کنٹرول کریں گے تو دہشت گردی ختم ہو جائے گی، یہ ان کی غلط فہمی ہے، اس حوالے سے نہیں ختم ہو گی، ہم نے سوچ سمجھ کر دانشمندانہ طریقے سے اور تدبرانہ طریقے سے یہ سوچنا ہو گا، اس طریقے سے

معاملات حل نہیں ہوتے بلکہ الٹا جو ہے ہم نفرت کے بیج بوئیں گے اور وہ نفرت پاکستان کے مستقبل کیلئے ٹھیک نہیں ہے، وہ نفرت ہمارے اس اتحاد کو توڑ سکتی ہے جس پر ہم قائم ہیں، ہم نے ایک مقابلہ کیا ہے، ہم نے نقصانات اٹھائے ہیں اور اگر ہم نے ایک سٹینڈ لیا ہے کسی بھی وجہ سے اور ہم نے وہ مشکل حالات کو سامنے رکھ کر فیصلے کیے ہیں جو کہ جمہوری روایات کے خلاف ہیں، ہم نے وہ مشکل فیصلے کیے لیکن اگر ہم ان کو برقرار نہیں رکھیں گے اور اس کو اس عمل کی وجہ سے کہ اس طرح کا عمل ہو کہ جس سے خاص لوگوں کو ٹارگٹ کیا جائے تو یہ ہم نقصان اٹھائیں گے، ہمارا کوئی فائدہ اس میں نہیں ہوگا، لہذا ہر حکومت کو، چاہے وہ پنجاب کی حکومت ہے، پنجاب کی حکومت کے حوالے سے ہے یا فیڈرل حکومت کے، تو فیڈرل حکومت کو سوچنا چاہیئے کہ نہیں ہم نے پورے ملک کو اس معاملے کے حوالے سے مقابلے کیلئے تیار کرنا ہے تو پھر ہم نے پورے ملک کو ساتھ لے کر چلنا ہے، اس میں ایسی دراڑ نہیں آنی چاہیئے ایسی نفرت، ایسا مواد سامنے نہیں آنا چاہیئے کہ جس سے Feel ہو کہ شاید کسی قوم کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، لہذا میری استدعا ہے اس تمام ہاؤس سے، ویسے بھی قرارداد میری نظر سے گزری ہے جناب سپیکر صاحب! وہ صاحبزادہ ثناء اللہ کے پاس ہے، وہ قرارداد آنی چاہیئے، ہماری پوری اسمبلی کی طرف سے آجائے گی، ایک میسج چلا جائے گا اور مشترکہ طور پر ایک میسج چلا جائے گا، یہ سب سے بہتر ہو گا، میں اجازت چاہتا ہوں، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The adjournment motion stands admitted for detailed discussion.

میرے خیال میں راجہ فیصل کو موقع دیں گے، اس کے بعد آپ، تاکہ ہر ایک پارٹی کی ایک ایک نمائندگی ہو جائے۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! په دې باندې زه د خپلې پارټۍ د طرف نه یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: میں راجہ، ایک منٹ، پوری ڈیٹیل ڈسکشن کر رہے ہیں اس کے اوپر، اوکے، میں آپ کو دیتا ہوں فیصل، راجہ فیصل کے بعد آپ کو موقع دیں گے ان شاء اللہ، راجہ فیصل! آپ کو دیں گے موقع، (مداخلت) Don’t you worry میں پوری ڈسکشن کرتا اس کے اوپر، راجہ فیصل، پھر بخت بیدار، پھر اس کے بعد آپ۔

راجہ فیصل زمان: سر، ہماری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی راجہ فیصل۔

راجہ فیصل زمان: سر! یہ بات کر لے، اس کے بعد میں کر لوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا بخت بیدار صاحب پلیز، بخت بیدار! اس کے بعد آپ بولیں گے، اس کے بعد آپ! بخت بیدار صاحب کے بعد۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے۔

تحریک التواء پر تفصیلی بحث

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! انتهائی شکرگزار یم چې تا سو په دې نازکه خبره باندې تاسو ما له موقع راکړه۔ زه لږ لیټ راغلمه شاید چې بابک صاحب، مولانا صاحب خبرې خو مې واوریدے، نگهت صاحبې خبرې هم ما لږې ډیرې واوریدې، زه داسې وایمه چې دې پښتنو سره د کوم ټائم نه زیاتے شروع دے او ټول ټائم مونږ په دې شپ شپ تیر کړو، ملاکنډ ډویژن کښې مونږ د هغه دهشت گردئ سره اړم یو چې انسانان به پکښې حلالیدل، په زرگونو خلق په هغې کښې شهیدان شوی دی، نورې خبرې شوې دی، په دې صوبه کښې بلها دهشت گردئ د لاسه ډیر غټ غټ خلق او د دې اسمبلئ زما خیال دے چې درې څلور معزز زمونږ ممبران صاحبان د دې دهشت گردئ شکار شوی دی، مونږ دا نه وایو چې پنجاب کښې دهشت گردی شوې ده، مونږ ورته بد وئیلی دی او بد ورته وایو خو په دغې آړ کښې چې څنگه مخکښې نه راروانه ده او زمونږ سره پنجاب زیاتے شروع کړے دے، ټائم په ټائم وخت په وخت، تاریخ گواه دے که بفرض محال دلته دهشت گردی کیږی نو هغه دوئ ته ډیره وړه خبره ښکاری، هلته چې دهشت گردی کیږی، دنیا هغوی ورانه کړی وی، دا داسې ښکاری چې دا پښتانه هلته کښې که په قبائیلو کښې دی او که دلته دی چې دا هډو انسانان دی نه او نه د دې ملک باشندگان دی، زما دا درخواست دے او دا ټول ایوان ته مې دا درخواست دے چې دا دومره نازکه مسئله ده چې پښتنو سره پنجاب کښې چې کوم زیاتے روان دے او کیږی، زه جذباتی خبره نه کومه جی، یو ورخ پکار ده که

دې طرفته زمونږ د اسمبلئ ممبران صاحبان دی او که دې طرفته دی، ټول پښتانه دی، زه د مولانا صاحب د خبرې ډیر قدر کوم خو په شپ شپ نه کیږی، یو ورځ پکار ده چې مونږ د دې اسمبلئ نه ټول کے پی کے ته پښتنو ته د هړتال اوو ایو چې بهئ دا پنجابیان زمونږ سره په هره مسئله، په هر شی باندې زیاتے کوی، لهذا زما درخواست دے (تالیاں) ټولو ممبرانو ته، په قراردادونو نه کیږی، په خبرو نه کیږی، په بل څه نه کیږی، د دې صوبې چې کوم حقوق دی، بار بار تاسو چغه وهلې ده، قراردادونه مو پاس کړی دی، خبرې مو کړی دی، هلته د قومی اسمبلئ مخې ته احتجاج شوے دے، نورې خبرې شوې دی، هیڅوک، پنجاب ستا خبره نه آوری، زما دا درخواست دے جی ټولو ممبرانو ته ستاسو په توسط سره چې یو ورځ کم ازکم مونږه ټول پښتانه د کے پی کے هړتال وکړو چې دا پنجابیان زمونږ سره دې پښتنو سره زیاتے ولې کوی؟ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب! دې پسې۔

جناب فخر اعظم وزیر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب! مجھ سے پہلے ہمارے ممبران اسمبلی نے بات کی ہے اور بابک صاحب نے تو بڑی واضح بات کی ہے اور بڑے دلائل کے ساتھ بات کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! پختون دہشت گرد نہیں ہیں بلکہ پختونوں کو نشانہ بنایا جارہاہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ پچھلے تیرہ سال سے ہم یہ جنگ برداشت کررہے ہیں۔ ہمارے سکولوں کو، سکولوں میں بچوں کو شہید کیا گیا، مدارس کو شہید کیا گیا، علماء کرام کو شہید کیا گیا، وکلاء کو شہید کیا گیا، بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ایسا کوئی طبقہ نہیں رہا جو کہ دہشت گردی کا نشانہ نہ بنا ہو۔ جناب سپیکر صاحب! بابک صاحب نے کہا کہ یہاں پر آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، بلکہ آئین کی کیا خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ آرٹیکل 8 سے لے کر آرٹیکل 28 تک خلاف ورزی ہو رہی ہے کیونکہ Fundamental Rights آرٹیکل 8 سے شروع ہوتے ہیں اور آرٹیکل 28 پہ ختم ہوتے ہیں جس میں Freedom of speech, freedom of property, freedom of living, freedom of education، ان سب کی Violation ہو رہی ہے کیونکہ یہ پاکستان ہمارا سب کا، پختونوں کا بھی ہے، سندھیوں کا بھی، پنجابیوں کا بھی ہے۔ جب وہاں پر ہم پنجاب میں جاتے ہیں، وہاں پر ہم

رہائش اختیار کرتے ہیں، مزدوری کرتے ہیں یا تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہمیں تنگ کیا جارہا ہے، ہراساں کیا جارہا ہے اور ہم سے ہمارے شناختی کارڈوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہو رہی ہے اور ان کو بلاک کیا جارہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکستانی ہمیں سمجھتے ہی نہیں ہیں، حالانکہ آئین ہمیں یہ اختیار دے رہا ہے کہ ہم اس پاکستان کے رہائشی ہیں اور یہاں پر ہمیں Fundamental rights حاصل ہیں، تو ایک تو ان Fundamental rights کی مکمل Violation ہو رہی ہے۔ دوسری بات یہ جناب سپیکر صاحب! کہ ہم پختونوں کو آج سے نہیں جب سے پاکستان بنا ہے، ہم ایک ڈھال کے طور پر ہمیں استعمال کر رہے ہیں یہ لوگ، روس کے خلاف ہمیں ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا، آج بھی ہمیں ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں یہ پنجابی اور اگر کل یہ ان کا یہ ڈھال ٹوٹ گیا تو پھر نہ ان کا یہ پنجاب رہے گا، نہ یہ پنجابی رہیں گے کیونکہ یہ ڈھال جو ہے، ہم سرحد کے اوپر، یہ اس صوبے کا پہلے نام صوبہ سرحد تھا، کیوں تھا؟ کیونکہ ہم سرحد کے اوپر آباد ہیں، ہم باؤنڈری کے اوپر آباد ہیں، پہلا اٹیک ہم پر ہوتا ہے، پہلا حملہ ہم پر ہوتا ہے، اس کے بعد ان پر حملہ ہوتا ہے تو جناب سپیکر صاحب! ہم تو ڈیفنس وال ہیں، اب یہ خود اپنے آپ سے ڈیفنس وال کو توڑ رہے ہیں اور جب ان کا یہ ڈیفنس وال ٹوٹ جائے گا تو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان کا یہ پنجاب نہیں رہے گا اور ان کا پھر یہ لنگ بھی نہیں رہے گا کیونکہ یہ ملک ہم سب کا ہے، اس میں صرف پنجابیوں کا حق نہیں ہے، یہ ہمارے وسائل کو استعمال کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب! اور جناب سپیکر صاحب! ہم نے تو ہمیشہ ان کو برداشت کیا، اس صوبے میں بڑے بڑے جو افسران ہیں، اس صوبے میں بڑے بڑے جو چیف سیکرٹری ہیں یا پولیس کے جو بڑے افسران ہیں، ہمیشہ پنجاب سے آئے ہیں، ہم نے کیا برداشت اور آج بھی ہم برداشت کر رہے ہیں، لیکن جناب سپیکر صاحب! ہم اس تحریک التواء کے توسط سے اس گورنمنٹ سے بھی اپیل کرتے ہیں اور مرکز سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ پختونوں کو ہراساں مت کرو، پختونوں کو تنگ مت کرو، کل کو ایسا نہ ہو کہ وہی بنگلہ دیش والی تاریخ دہرائی جائے کیونکہ پھر اگر ہمیں تنگ کیا گیا تو پھر آج تو ہم سب سے پہلے پاکستانی ہیں، سب سے پہلے آج پاکستانی ہیں کیونکہ پاکستان ہم نے بہت ہی محنت کے بعد حاصل کیا ہے لیکن اگر ہمیں اسطرح تنگ کیا گیا، اس طرح ہراساں کیا گیا اور اس طرح ہمیں متعصبانہ طریقے سے تنگ کیا گیا تو سب سے پہلے ہم پختون ہوں گے پھر پاکستان نہیں رہے گا تو سب سے پہلے ہم اس پختونوں کیلئے دفاع

کیلئے اٹھ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے جو ہمارے وسائل پر وہ مزے کر رہے ہیں پھر یہ وسائل بند کر دیں گے ان کے اوپر، تو جناب سپیکر صاحب! میں اس ہاؤس کے توسط سے اس گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ پختونوں کے ساتھ یہ سلوک بند کیا جائے اور یہ روایات بند کی جائیں اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے جیسے ان کو آئین نے دیا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب! میں وزیر اعظم سے بھی سپیشل ریکویسٹ کرتا ہوں اس سلسلے میں، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ، افکاری صاحب، اعزاز الملک افکاری صاحب۔

جناب اعزاز الملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اعزاز الملک افکاری پلیز! اس کا مائیک آن کریں۔

جناب اعزاز الملک: شکریه جناب سپیکر صاحب! دا ستاسو په علم کښې ده چې په صوبه پنجاب کښې د دې صوبه خیبر پختونخوا لس لکھو نه زیات پښتانه اوسیږی، هغوی د کاروبار د پاره، د مزدورئ د پاره پنجاب حکومت سره د انوسټمنټ د پاره او د کلونو نه آباد دی او دا ملک زمونږ یو وطن دے او د دې وطن د آزادئ او د حصول د پاره د پنجاب مسلمانانو هم قربانئ ورکړې وې، د سندھ، بلوچستان او خیبر پښتنو هم قربانئ ورکړې وې او بنګالیانو هم قربانئ ورکړې وې خو خاصکر په دې پاکستان کښې د یو عالمی سازش تحت مسلمانان هدف او ټارګټ دی او عالمی استعمار په لکھونو مسلمانان په افغانستان او پاکستان دواړو کښې د ډرون اټیک په ذریعه باندې شهیدان کړل، ماشومان ئے معاف نه کړل، زنانه ئے معاف نه کړلې، سپین ګری ئے معاف نه کړل نو چې د جنګ په میدانونو کښې امریکه او اتحادیانو ته شکست اوشو نو د دې وطن خلاف ئے یو بل سازش شروع کړو او هغه سازش دا دے چې مونږ خپلو کښې لړاؤول غواړی، د پښتون او د پنجابی په نوم باندې د سندھی او د بلوچی په نوم باندې او دا بنګلے پاکستان په دې سازشونو باندې په حصو حصو کښې تقسیمول غواړی۔ د دې وجې نه مونږ دا وایو چې خیبر پختونخوا او پنجاب د جھګړو په ځائې باندې حکمرانانو له په دې باندې سوچ پکار دے چې مونږ واړه واړه ریاستونه ولې د دې خپل پاکستان نه پخپله باندې جوړوؤ۔ بنګله دیش را نه

جدا شو، د دنیا په نقشه باندې د ټولو نه لوئې ملک د مسلمانانو پاکستان وو خو هغلته هم دا سلسله شروع شوه نو هغه وطن رانه جدا شو او اوس دا پاتې پاکستان هم په حصو حصو کښې تقسیمول غواړی، نو مونږ بین الصوبائی منافرت خورول نه غواړو په دې صوبه کښې خو مونږ د پنجاب ورړونو ته خپلې سینې کهلاؤ کړی دی، د دې صوبه خیبر پختونخوا د پولیسو یو لوئې افسر آئی جی پی صاحب د پنجاب دے، مونږ ورته غونډه محکمه حواله کړې ده په دې خیبر پختونخوا کښې په درزنونو ډی سیز او ایس پیز او په دې سیکرټریټ کښې سیکرټریان دا د پنجاب دی او مونږ ورته خپله صوبه حواله کړې ده د دې وجې نه پښتون دهشتګرد نه دے، دهشتګرد په پښتونو کښې هم کیدې شی او په پنجابی کښې هم کیدې شی، دا په عربی کښې هم کیدې شی او دا په امریکنی کښې هم کیدې شی، ریمنډ ډیوس چې په لاهور کښې په رنړا ورځ باندې مسلمانان قتل کړل او زمونږ مرکزی حکومت په آسانه باندې حواله کړو، ولې ریمنډیوس پښتون وو؟ دا پاکستان کښې دلته د هندوستان "را" موجود ده، دلته "کے جی بی" موجود ده، دلته "سی آئی اے" د امریکې موجود ده، دلته "موساد" موجود ده او د دې پاکستان خلاف په سازشونو کښې مصروف دی، د دې وجې نه اصل دشمن مونږ له پیژندل پکار دی، اصل دشمن پنجابے او سندهے او بلوچے او پختون نه دے "إنما المؤمنون إخوة" ټول وروڼه وروڼه دی۔

- نه افغانې یم نه ترک او نه تاتاریم
  چمن زاد یم او ازیک شا خساریم
- تمیز رنګ وبو بر ما حرام است
  که ما پرورده ئے یک نوبهاریم

د دې وجې نه دا سازش به مونږ ناکاموؤ، په قومی اسمبلئ کښې د دې صوبه خیبر پختونخوا په درزنو قومی ممبران ناست دی، دا د هغوی هم ذمه داری ده چې د دې پښتنو د آواز د پاره او د حق د غوښتو د پاره، پنجاب کښې د عزت دژوند د تیرولو د پاره هغلته هم آواز اوچت کړی، وزیر اعظم پاکستان سره کښینی ورنه دلته ډیرې سیاسی پارټئ دی چې د هغې مرکزی قائدین هم پنجابیان او سندهیان دی، بیا به د هغوی هم د نفرت سلسله شروع شی، زمونږ د خیبر

پختونخوا او د ټول پاکستان قائدین د مختلفو پارټو پښتانه دی، بیا به پنجابیان او سندهیان د هغوی نه نفرت شروع کړی نو خپل مینځ کښې اور بلول او اصل دشمن نه پیژندل دا غیر دانشمندانی ده، په ډیر سوچ سمجھ باندې دپښتنو د حقوقو د پاره آواز بلند کول پکار دی۔ زه د دې سره اتفاق لرم، دا پوره ایوان دپښتون بیلټ نمائندګی کوی او په مرکزی حکومت هم د پنجاب په حکومت باندې زور راوړل پکار دی چې وطن ته تیلے مه لګوه، دا پاکستان نور د دې متحمل نه دے چې عالمی سازشونه پکښې کامیاب شی، د دې وجې نه سر جوړ کړ ټولو صوبائی سربراهانو له ناسته پکار ده او اصل چې څوک د وطن دشمن دے، هغه که دلته دے او که هغلته دے۔ په هغه باندې ګیره تنګول پکار دی او هر پښتون دخپل ځان دشمن نه دی جوړول پکار۔ وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ اور میرے خیال سے اس پہ زیادہ بات تو ہو چکی ہے لیکن میں صرف اتنا کہوں گا کہ دہشتگردی کسی صوبے کا ایشو نہیں ہے، کسی پارٹی کا ایشو نہیں ہے، یہ جب لیڈرشپ ہوتی ہے تو کبھی بھی ملک پہ کوئی بھی مشکل وقت آسکتا ہے اور یہ لیڈرشپ کا کمال ہوتا ہے کہ وہ اس ملک کو بحرانوں سے نکال سکے، میرے خیال سے یہ جو شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا گیا ہے کہ جو پختون ہے، وہ شاید دہشتگرد ہے اور ان کو اگر ہم پنجاب سے نکال لیں تو شاید دہشگردی ختم ہو جائے گی، تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی سالمیت اور اس کی جو وحدانیت ہے، اس کے خلاف یہ ایک سازش بھی ہو گی اور یہ بہت بڑا خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے کیونکہ مجھے دو تین دنوں سے فون آرہے ہیں اور زیادہ تر جو میرے حلقہ اخون آباد کے لوگ ہیں اور گلبہار کے لوگ ہیں، ان کے وہاں کاروبار ہیں، کل رات کو، میرے پاس نمبر بھی ہے، میں نے ایس ایچ او صاحب سے بات بھی کی وہاں پہ اور انہوں نے ڈھیرے پہ چھاپہ مار کے وہاں ان کو لے کر تھانے میں بند کیا، میں نے ان سے بات کی کہ آپ نے کیوں ان کو بند کیا ہے؟ ہم آپ کو ضمانت دیتے ہیں کہ یہ کاروباری لوگ ہیں اور عرصہ بیس، پچیس سالوں سے کاروبار کر رہے ہیں، انہوں نے کہا جی ہمیں اوپر سے آڈرز ہیں، ہم یہ نہیں چھوڑ سکتے ان کو۔ تو

یہاں پہ لوگ ہیں، کاروبار کر رہے ہیں، میرے خیال سے آج تک پاکستان میں یعنی جب سے بنگلہ دیش الگ ہوا ہے کبھی یہ چیز سامنے نہیں آئی کہ یہ پختون ہے، یہ پنجابی ہے، یہ پورا پاکستان، پاکستانی ہم اپنے آپ کو کہتے ہیں اور میرے خیال سے ہم سب سے زیادہ اچھے پاکستانی ہیں، تو کبھی یہ چیز سامنے نہیں آئی۔ بڑے افسوس سے، کیونکہ ابھی آپ دیکھیں آدھے سے زیادہ شناختی کارڈ بلاک ہیں، ہمارے حلقوں میں آپ آئیں شناختی کارڈ بلاک ہیں، ہم بار بار اس پہ لکھ کر دیتے ہیں، کہ Attest کرتے ہیں ان کو سارا کہ جی یہ ہمارے شہری ہیں، ہمارے لوگ ہیں، ان کے شناختی کارڈ آپ کھول دیں، کوئی وجہ نہیں، اس اسمبلی نے دو تین قرار دادیں پیش کی ہیں، ان پہ عمل ہی نہیں ہو رہا ہے، اب الیکشن آئیں گے، لوگ کیسے ووٹ استعمال کریں گے؟ ابھی مردم شماری ہو رہی ہے، اس کے بعد نئے ووٹر لسٹ کیسے بنیں گے؟ تو جو شناختی کارڈ یہاں صوبے میں بلاک ہو رہے ہیں، خدا کیلئے اس پہ بھی کوئی قرار داد دوبارہ لائیں یا کوئی آواز اٹھائیں یا کوئی اس پہ بات کی جائے۔ یہاں پہ بہت سارے لوگ بھی بیٹھے ہیں، مسلم لیگ کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، ہم سارے اس صوبے کے لوگ ہیں، اگر شناختی کارڈ بلاک ہیں کہ کوئی دہشتگر ہیں، تو دہشتگرد ختم کرنا کسی ایک پارٹی کا ایشو نہیں ہے، ہم سب ملکر اس کو ختم کریں گے۔ جتنی قربانیاں اس صوبے نے دی ہیں، جتنی قربانیاں ہماری پولیس نے دی ہیں، ہماری فوج نے دی ہیں تو یہ قربانی تو کوئی ضائع نہیں کر سکتے ہم، ہم نے تو اپنا دکھا دیا آپ کو، جو چارسدہ میں واقعہ ہوا، جس طرح Quick response ہماری پولیس فورس نے دیا، اس کو تو ساری دنیا نے Appreciate کیا۔ ہمیں ادارے بنانے کی ضرورت ہے، اگر پنجاب کی پولیس دہشتگردوں کو نہیں روک سکتی، نہیں پکڑ سکتی تو یہ اتنا خطرناک کھیل کیوں کھیل رہی ہے؟ اگر آپ ٹارگٹ کریں گے پختونوں کو ایک ایک؟ پرسوں مجھے یہاں کوئی بندے آئے، انہوں نے کہا کہ افغانستان کا ایک شہری ہے جو گزشتہ بیس سالوں سے وہ لاہور میں کاروبار کر رہا ہے، اس کے پاس پاسپورٹ بھی ہے، اس کے پاس Relevant documents بھی ہیں، اس کو بھی پکڑ کے تھانے میں بند کر دیا، یہ ایشوز آرہے ہیں میرے خیال سے یہ Initial stage ہے، اس پہ ہمیں ان کو سمجھانا چاہیئے پنجاب کے حکمرانوں کو، کہ دیکھیں صرف پختون طالبان نہیں ہیں، پختون طالبان تو نام ہی نہیں ہے، نام تو پنجابی طالبان کا ہے، یہ ساری دنیا میں مشہور ہے پنجابی طالبان، تو یہ چیز اگر طالبان پہ چلا جائے تو یہ تو کسی فرقے میں بھی آسکتا ہے، پنجاب میں بھی ہو سکتا ہے،

سندھ میں بھی ہو سکتا ہے، دہشتگرد دہشتگرد ہوتا ہے، اس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، تو میرے خیال سے سر یہ Strongly ایک آواز یہاں سے جانی چاہیئے اور اس میں میں ریکویسٹ کروں گا مسلم لیگ نون یا جتنے بھی ہیں کیونکہ اس پہ میرے خیال سے ہمیں سیاست نہیں کرنی ہے۔ ہمارے جو پختون بھائی ہیں، مشکل میں ہیں اس وقت وہ ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی دوسرے ملک کے شہری ہیں، وہاں پہ رہ رہے ہیں اور جس طرح ہمارے ساتھ ملائشیا میں ہوا، جس طرح دوسرے ملکوں میں ہوا، اس سے زیادہ مجھے لگ رہا ہے کہ یہ خطرناک کھیل ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جتنے ہمارے وہاں پختون کاروباری رہ رہے ہیں، ان کے پاس اگر ڈاکیومنٹس ہیں، شناختی کارڈ ہیں تو ان کے ڈھیروں پہ چھاپے مارنا پنجاب پولیس بند کرے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب، اس کے بعد رشاد آپ بات کریں۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! ډیره مننه جی، سپیکر صاحب! زه به شروع د دې نه اوکړمه، په دې باندې بحث اوشو، دوه منټه به ما ته اجازت راکړئ، وائی:

ـ د ظلم تور قانون که د قارون او که د بل وی۔

بابا ترینه باغی وو زما هم ترې بغاوت دے۔

سپیکر صاحب! مشرانو خبرې اوکړې، اپوزیشن لیډر، پارلیمانی لیډرز او زما Colleagues، ډیره سنګینه مسئله راپیښه ده او د ټولې صوبې د عوامو سترګې دې ایوان ته دی سپیکر صاحب، زمونږ بچی به دا ایوان او دا اسمبلی قسم دے که معاف کړی که مونږ په دې باندې United stand وانخلو، مونږ په دې باندې متفقه لائحه عمل اختیار نکړو، زه خو وایم مونږ ته په دې کرسو باندې د کښیناستو حق هم نشته سپیکر صاحب! دا کوم حالات چې روان دی، ډیر خطرناک حالات روان دی، ملګرو په هغې باندې خبره اوکړه، زه تاسو ته مثال درکړمه جی د کالام د ګبرال هغه غریب سړې چې هغه ځان له د ګنو ګاډئ لړولې ده په ګجرات کښې او پینځه شپیته تنان چې په هغې کښې ماشومان بچی هم وو او زما د پولیس د ایس پی سره رابطه اوشوله، وائی چې دا دهشتګرد دی، بیا دا ټوله صوبه دهشتګرده ده، سپیکر صاحب! ما ته چې کوم رپورټ راغلے دے، د هغوی ضمانتونه اوشو خو پیسې ئے ترې نه واخستې او ضمانتونه ئے

ورله اوکړل په رشوت باندې، چې دا Condemnable ده او مونږ د دې پر زور مذمت کوؤ۔ سپیکر صاحب! نن مونږ له پکار دی چې مونږ ټهیک ده شوکت خان خبره اوکړه، نورو خبره اوکړه چې دلته قرار داد پکار دے، متفقه قرارداد پکار دے او داسې قرار داد پکار دے چې هغې باندې سبا مونږ د هغوی نه تپوس کولے شو چې دا کوم ظلم روان دے، داسې ظلم خو زه وایمه یره په هندوستان کښې به هم د پښتون سره اونشي چې که د دې ځائې نه لاړ شی، په وزټ ویزه باندې لاړ شی، هغوی سره به هم دا ظلم اونشی۔ تاسو په میډیا باندې کتلی دی جی چې کوم د سپین ګیرو سره ظلم روان دے، ماشومان بچی ئے ګرفتار کړی دی، هغه ئے په جیلونو کښې اچولی دی، جناب سپیکر صاحب! که دا حال وی نو څنګه چې فخر اعظم خان خبره اوکړه یا بخت بیدار خان خبره اوکړه، حالات به څه بل طرفته روان شی، خو پکار وه چې د هغه غلطو نه، د هغه غلطو نه سبق ایزده کړی کومې غلطیانې چې دوئ په بنګله دیش کښې کړی دی۔ سپیکر صاحب! مونږ د دې پر زور مذمت کوؤ، زما دې هاؤس ته اپیل دے چې متفقه ټولو پارټو والا چې څوک هم د دې صوبې د عوامو نمائندګی کوی چې مونږ متفقه قرارداد راوړو په دې اسمبلئ کښې او مونږ د پنجاب د حکومت نه پرزور مطالبه اوکړو چې په Within twenty four hours چې هغه قرارداد یو خو مذمت اوکړو او بل هغوی ته مونږ دا ټائم ډیډلائن ورکړو چې دا صوبه د دې صوبې دا منتخب قیادت دا د دې صوبې دا جرګه د هغې نه مونږ په دې چوبیس ګهنټو کښې واپسی جواب غواړو چې دا خلق چې فضول اوچ په اوچه ئے تنګوی چې د هغوی نور تنګول نه کوی ګنی سپیکر صاحب! لکه چې څنګه خبره اوشوه یا بابک صاحب کومه خبره اوکړه نو زما د پارټئ خو به دا مؤقف وی چې مونږ به دلته بیا د پنجابی خلاف پاڅو او په دې صوبه کښې به پنجابې نه پریږدو، دا کلیئر کټ ده۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! زه دا خبره کومه چې که په دې وجه باندې ما رټې، په دې وجه باندې ما جیل ته اچوی، په دې وجه باندې ما ته په دې ملک کښې د اوسیدو حق نشته، په دې وجه باندې ما ته زما د آئین تحت د ژوند اوسیدو حق نه راکوی نو وائی چې:

ے چې رټلے زه د هر دور قانون یم

زما لویه گناه دا ده چې پښتون یم

په دې وجه باندې ما رټې دے ، رټلو ته سپیکر صاحب! مونږ قطعاً تیار نه یو او زما به اپیل وی دې ټول هاؤس ته چې مونږ متفقه قرارداد منظور کړو د دې پنجاب د حکومت د دې رویې خلاف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رشاد، رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! پنجاب میں پختونوں پر ہونے والے مظالم اور ان زیادتیوں کی ہم پر زور انداز میں مذمت کرتے ہیں، میں نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے، پاکستان مسلم لیگ (نون) کی طرف سے پر زور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور میں ایوان کے نوٹس میں بھی یہ لانا چاہتا ہوں، جس طریقے سے میرے دوسرے ممبران نے بات کی کہ پختون نہ صرف پنجاب میں ٹارگٹ نہیں ہیں، پختون پشاور میں بھی ٹارگٹ ہیں، پختون افغانستان میں بھی ٹارگٹ ہیں، پختون سعودی عرب میں بھی ٹارگٹ ہیں، پختون کراچی میں بھی ٹارگٹ ہیں، روز اول سے پختونوں کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے، نہ صرف اس ملک کے اندر اس ملک سے باہر ہمارے پڑوسی ممالک ہیں، اگر یہودی ممالک ہیں، اگر انٹرنیشنل جو بڑے ممالک ہیں جو دنیا پر اپنی اجارہ داری قائم رکھتے ہیں، وہ پختونوں کی مہمان نوازی ان کی غیرت، ان کی عظمت کو کسی طریقے سے بھی ماننے سے انکاری ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ پختونوں کی ذلت و رسوائی آئے دن ہمیں دیکھنی پڑتی ہے۔ جناب سپیکر! میں دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں مختصراً انداز میں، نہ میں ایوان کا جو ماحول ہے، اس کو خراب کرنا میری کوئی خواہش نہیں ہے لیکن جناب سپیکر! میری ایک درخواست ہے کہ اس معاملے کو سیاسی نہ بنایا جائے، اس معاملے کو کوئی اور رنگ نہ دیا جائے۔ پرسوں سے ہم رابطے میں ہیں پنجاب کے ساتھ، امیر مقام صاحب سعودی عرب میں ہیں، وہ پنجاب حکومت کے ساتھ رابطے میں ہیں، گورنر صاحب پنجاب حکومت کے ساتھ رابطے میں ہیں، میں اور میرے ایم این اے صاحب کل پرسوں ہم پنجاب جانے والے ہیں، وہاں ہمارا آئی جی پی صاحب سے رابطہ ہوا ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہمارا رابطہ ہوا ہے، ابھی تک تا حال کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا، تحقیقات جاری ہیں اور یہ میں بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! اگر ذرا بھر بھی ان چیزوں میں صداقت ہوئی، میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پختون کی آن کیلئے، پختون کی شان کیلئے، پختون کی آبرو کیلئے سب سے پہلے استعفیٰ پاکستان مسلم لیگ (نون) سے اور

سب سے پہلے اس اسمبلی سے استعفیٰ دینے والا ارشاد ہو گا جناب سپیکر! (تالیاں) میں چاہتا ہوں جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں جناب سپیکر! ان چیزوں کی تحقیقات ہونی چاہئیں، ان کی جڑوں میں جانا چاہیئے، یہ کیا غلط فہمیاں، یہ کیا کیا روز روز نئی نئی چیزیں سامنے آ رہی ہیں، غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں، ملک توڑنے کی باتیں کی جا رہی ہیں جناب سپیکر! یہاں پر بات کی جاتی ہے کہ میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کا نام لیا جاتا ہے، اس معاملے کو۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: جناب سپیکر! میں اگر آپ کو اس صوبے کی مثال دوں، پچھلے نو دس دنوں سے کیونکہ میرے حلقے کے لوگ، پشاور کافی دور ہے، ہاسپٹلز کی سہولتیں وہاں پر نہیں ہوتیں، یونیورسٹی کی سہولت وہاں پہ نہیں ہوتی، بہت سی چیزیں ہیں، ان کو پشاور سب کو یہاں پر آنا پڑتا ہے، پچھلے دس دنوں سے تقریباً ہر دوسرے تیسرے دن مجھے فون کرنے پڑتے ہیں اپنے تھانوں پہ، یہاں پہ پولیس روزانہ، ہر رات ہوٹلوں پہ چھاپے مارتی ہے، بے گناہ لوگوں کو گرفتار کرتی ہے، پرسوں رات ہشتنگری تھانے میں پانچ شانگلہ کے جو ہمارے لوگ تھے، ان کو کمروں سے اٹھایا گیا، بند کیا گیا، پھر میں نے رابطہ کیا، میں نے ان سے پوچھا کہ ان کا جرم کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری ڈیلی کارروائی ہے، آپ ہمیں نام بتائیں ہم ان کو چھوڑ دیں گے۔ جناب سپیکر! ہم نے اس کو سیاسی رنگ نہیں دیا، یہ ظلم ہے، یہ انتہا ہے، اگر آپ اپنا وہ فائل ورک اور اس کو بھرنے کیلئے ایسے لوگوں کو گرفتار کرتے ہیں لیکن ہم نے اس کو سیاسی رنگ نہیں دیا جناب سپیکر، کیونکہ پولیس کی مجبوری ہے، سیکیورٹی ایجنسیز کی مجبوری ہے کہ وہ ان چیزوں کو آگے لیکر جائیں اور تحقیقات کریں۔ جناب سپیکر! میں پہلے یہ واضح کر چکا ہوں کہ ہم پختون کی مطلب کسی بھی طور پر بے عزتی برداشت نہیں کر سکتے جناب سپیکر، لیکن یہاں پر جو نام لئے جاتے ہیں تو میں یہ ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! پانچ سال ان کی حکومت رہی یہاں پر، پانچ سال زرداری صاحب کو ایک لمحہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ایوان صدر سے باہر نکلتے، میموگیٹ سکینڈل ان کے دامن کا ایک داغ ہے، سقوط ڈھاکہ ان کے دامن کا ایک داغ ہے، کرپشن تھرٹی پرسنٹ ان کے دامن کا ایک داغ ہے، تو میری یہ گزارش ہے جناب سپیکر! ایوان کے ماحول کو خراب نہ کیا جائے اور Completely اس پہ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، معاملے کی تہہ پہ ہونی

چاہیئے جناب سپیکر! حکومت کو بھی چاہیئے کہ وہ پنجاب سے رابطہ کرے، اس اسمبلی میں ایک Delegation بنایا جائے فی الفور، آپ حکم دیں جناب سپیکر! اور وہ پنجاب کا دورہ کرے، وہاں کے تھانے کا ریکارڈ ہم چیک کریں، وہاں ہم گھر گھر جائیں اور ان شاء اللہ یہ ہمارا فرض بنتا ہے اس صوبے کا اور اس حکومت کا کہ ہم وہ تحقیقات خود کریں، وہ بھی کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ ایک روز میں اس کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی، اس کے بعد راجہ صاحب! آپ کریں۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر! پرسوں چارسدہ تنگی میں دھماکہ ہوا، سب سے پہلے تو میری درخواست ہو گی کہ اس کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ہاں بالکل، میں اس میں، میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: اور اس پر میں بات بھی کرنا چاہوں گا جناب سپیکر! فاتحہ اور اس پہ بات بھی ہونی چاہیئے چارسدہ تنگی پر، یہ بہت سی چیزیں ہیں، یہ سامنے آئیں گی، تو مطلب یہ ہے کہ پختون تحفظ میں رہیں گے، گھروں میں امن میں رہیں گے، خوشحال رہیں گے۔ تو فاتحہ کے بعد آپ سے دوبارہ درخواست ہے کہ مجھے دو منٹ دیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی بس مختصر کریں کیونکہ محمد علی اور دو تین، فائنل وائنڈاپ کریں گے، آپ دونوں؟ آپ وائنڈاپ کریں گے دونوں؟

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، دوه منته جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب! زما دا خور بیا لگیا ده چې پانامه لیکس نو پاناما چې کوم ده، پاناما چې کوم ده، پاناما چې کوم ده، هغه فیصله محفوظ شوې ده او ان شاء الله ډیر زر به د هغې زرلټ راشي۔

جناب سپیکر: یہ ایڈجرنمنٹ موشن، یہ ٹاپک نہیں ہے۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں چارسدہ تنگی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں چارسدہ تنگی، چارسدہ تنگی میں ہونے والے واقعے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔

جناب محمد رشاد خان: مجھے بات کرنے دی جائے، جناب سپیکر! چارسدہ میں، چارسدہ میں آٹھ افراد، آٹھ افراد جان بحق ہوئے۔

جناب سپیکر: آپ حوصلہ کریں۔

جناب محمد رشاد خان: تین، جناب سپیکر! سچ کی برداشت ہونی چاہیئے جناب سپیکر! ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہیئے۔ پختون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی، محمد علی، پلیز، بس آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر! ستاسو ډیر زیات مشکور یمه. د دې پنجاب په دې ایشو باندې ټولو ملګرو ښه سیر حاصل ګفتګو اوکړو، زما یو تجویز هم وو په هغې کښې خو اول به زه دا اووایم جناب سپیکر! چې د پاکستان مثال دا زمونږ د کور دے، خیبرپختونخوا، پنجاب، سندھ، بلوچستان، ګلګت بلتستان دا په دې کور کښې د یو مثال د کمرو دے، د یوې کمرې مشر چې دے نو هغه د خیبر پختونخوا وزیراعلیٰ دے، د بلې کمرې مشر د پنجاب وزیراعلیٰ دے، د بلې کمرې د سندھ وزیراعلیٰ، د بلې چې دے نو د بلوچستان وزیراعلیٰ. بیا د یو یو مشر سره په دې کمره کښې چې کوم اولاد اوسیږی، د هغوی مثال د دې صوبائی اسمبلئ ممبران او د دې ممبرانو دے، دا پاکستان زمونږ کور دے که په خیبر پختونخوا کښې ټینشن دے نو دا درد پکار دے چې ټول باقی درې صوبې ئے محسوس کړی، که په پنجاب کښې درد دے، ټینشن دے، تکلیف دے، د دې درد به مونږ باقی ټول صوبه به محسوسوؤ خو که چرته زما په کور کښې ما ته تکلیف دے او زما په کمره کښې بلب سوزی یا زما په کمره کښې بل نقصان کیږی او زه ګاونډی کمرې خپل ورور په دې بدنا مومه چې زما د کمرې دا بلب ستا د وجې سوے دے نو د کور دا ماحول به د دې سره تباه کیږی، دا زمونږ کور دے، پنجاب

سندھ بلوچستان خیبرپختونخوا دا ټول مونږ ورونړه ورونړه یو، که په دیکښې مونږ دا امتیازی سلوک کوؤ چې یره زما په دې کور کښې ټینشن د دې قوم د وجې دے یا دلته دا ټینشن د دې قوم د وجې دے نو دا یقیناً چې زمونږ دی کور ته به نقصان رسی او د دې فائده به زمونږ ګاونډی به اخلی، نو که د پنجاب رونړه دا خبره کوی نو حقیقت دے، پکار ده چې مونږ د هغوی هم دا توجو ترې اوګرځوؤ چې یره دا یوائې پښتون دهشت ګرد نه دے، په دې پاکستان کښې د ټولو نه لویه قربانی زمونږ پښتنو ورکړې ده او خاصکر بیا د دې تحریک التواء سره زما یو تجویز بل هم دے، په دې تحریک التواء کښې لفظ پښتون استعمال شوے دے درې ځلور ځله، دا بالکل پښتانه مونږ ټول د دې خیبر پختونخوا ورونړه یو خو زما دا تجویز دے چې په پنجاب کښې پښتانه ورونړه هم مزدوری کوی، کوهستانی هم مزدوری کوی، ګجر ورونړه هم مزدوری کوی، چترالیان هم کوی او د هزارې ورونړه هم کوی، دا کوم مونږ چې دا ایشو چیړو او دا پریشانی ده، پکار ده چې مونږ جنرل خبره کوؤ، د دې صوبې، د خیبر پختونخوا عوام هغه که د هر ژبې سره تعلق ساتی او هغه په پنجاب کښې مزدوری کوی۔ اوس زما د حلقې، زه د قوم نه کوهستانې یمه، دلته زمونږ سره ځلور ایم پی ایز، مونږ کوهستانی ژبې والا یو او درې د ګجر برادرئ سره دی او دوه د چترالی قوم سره دی او باقی پښتانه دی، زما خپل د حلقې په زرګونو خلق په پنجاب کښې مزدوری کوی، د ګجر برادرئ خلق شته او پښتانه، دا پریشانی ټول بحیثیت مجموعی دې اقوامو ته ده، نو زما تجویز دے بابک صاحب ته هم، دا چونکه د دوئ په تحریک التواء کښې پښتون قوم او پښتنو ذکر دے، تجویز مې دا دے که د پنجاب حکومت سره مونږ خبره کوؤ، مونږ بحیثیت مجموعی د خیبرپختونخوا د عوامو خبره مونږ له پکار ده چې دا پریشانی ټولو ته ده نو زه به په دې باندې مشکور یمه جی۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل زمان!

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سر، آنریبل سر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور بابک بھائی نے جو تحریک التواء پیش کی ہے ہمارے پختون بھائیوں کیلئے، اس کے ساتھ میں اور میری پارٹی کے

لوگ اتفاق کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ سر، اس فورم پہ کہتا رہتا ہوں کہ ہماری جو سیاست ہے قومی لیول کی، ہمیں اس کو صوبے تک نہیں لانا چاہیئے، ہمیں اپنے صوبے کے مفاد کیلئے اکٹھا ہونا چاہیئے، ہمیشہ میری یہ کوشش رہی ہے اور یہاں بھی میری یہ کوشش ہو گی کہ ہمارے پختون بھائیوں کے ساتھ جدھر زیادتی، جہاں بھی زیادتی ہو رہی ہے، وہ زیادتی نہیں ہونی چاہیئے، اسے ہم Condemn کرتے ہیں، اس کو باقاعدہ طور پر جس طرح بھائی رشاد نے کہا، اس کو دیکھنا چاہیئے اور میں تو وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کہوں گا کہ وہ ادھر پارلیمانی لیڈروں کو ساتھ رکھ کے، آپ کو ساتھ رکھ کے چیف منسٹر پنجاب سے ملیں، یہ ہمارا Right ہے کہ ہم ان لوگوں کا تحفظ کریں اور ہم سب اکٹھے ہو کر ان کا تحفظ کریں گے سر، ادھر کوئی پوائنٹ سکورنگ والی بات نہیں ہے، میں اس پورے ہاؤس کو چیلنج کرتا ہوں، ساری اسمبلیوں کو چیلنج کرتا ہوں، مجھے کوئی ایک پختون بھیک مانگنے والا دکھا دیں تو میں استعفیٰ دے دوں گا اسمبلی سے، پختون اپنی محنت کرتے ہیں، اپنے ہاتھ سے محنت سے کما کے کھاتے ہیں۔ جن کی ڈاکیومنٹس ٹھیک ہیں، جن کے کاغذات ٹھیک ہیں، ان کو تنگ نہیں کرنا چاہیئے، کوئی میکنزم بنانا چاہیئے کہ وہ اس میکنزم کے مطابق جہاں بھی ہوں اپنا کام بھی کریں، اپنا کاروبار بھی کریں۔ جس طرح ہمارے صوبے میں ہے کہ جو بندہ اپنا گھر کرائے پر دے گا وہ پولیس کو بتائے گا، جو بندہ اپنے گھر میں کسی کو ایک رات کیلئے روکے گا وہ پولیس کو اعتماد میں لے گا، اس طرح کی چیزیں ہمیں اپنے پنجاب میں بھی کرنا پڑیں گی، سارا پاکستان ہمارا ہے سر، یہ سارے ہمارے بھائی ہیں اور خصوصی طور پر صرف ایک پختونوں کو ٹارگٹ کیا جائے، میں تو آپ کے ساتھ ہوں، جس طرح میرے بھائی نے بھی کہا، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں سر، ہمارے لئے ہمارا صوبہ سب سے پہلے ہے، اس سے پہلے کوئی بھی چیز نہیں ہے، ہمارے لوگ غیرت مند لوگ ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں سر، یہ ایسا نہیں ہو سکتا سر، ہم اپنی جماعت کے لوگوں سے بھی لڑائی کریں گے اور اپنا حق مانگیں گے ان سے اور اپنے لوگوں کیلئے حق مانگیں گے سر، لیکن یہ ضرور کہوں گا سر! کہ دوسری طرف سے بھی کچھ رسپانس آنا چاہیئے کیونکہ ایسے ایشو پہ جب ہم بات کر رہے ہوں اور اس طرف کی بینچز خالی ہوں تو سر وہ بات مزہ نہیں کرتی سر، یہ میسج اگر جانا ہے تو اس طرح جانا چاہیئے تھا کہ آج پورا ہال بھرا ہوا ہوتا اور ہم سب متفق ہوتے۔ سر! ایسی کوئی بات نہیں ہے، اگر تھوڑی سی تشنگی آئی تو میں اس پہ کہوں گا نہیں، ان شاء اللہ ایسی بات نہیں ہو گی۔ یہ ہمارے صوبے کے لوگ ہیں، ان

لوگوں کے ساتھ ہم سب یکجا کھڑے ہیں، میرے بھائی نے بھی جس طرح کہا، ادھر بھی چھوٹے موٹے پرابلمز آتے ہیں لیکن خاص طورا گر پنجاب میں آرہے ہیں تو لوگوں کے بزنسز ہیں، وہ چھوڑ کر کدھر جائیں گے سر! تو ان کیلئے بھی کوئی ایسا راستہ نکالنا چاہیئے کہ وہ آسانی سے اپنا کاروبار کرسکیں اور عزت سے اپنی زندگی گزار سکیں۔ میں بابک بھائی کی تحریک التواء کو Fully support کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ بڑا Sensitive مسئلہ ہے اور نہ ہمیں اتنا جذباتی ہونا چاہیئے، نہ اس کو اتنا Light لینا چاہیئے کہ ایشو کیا ہے؟ میں بڑا Quickly یہ بتادوں کہ یہ ملک بنا ہے تو ایک Criterion تھا کہ مسلمانوں کو اپنے Faith اور نظریئے کے مطابق زندگی گزارنی چاہیئے، اب اس ملک پاکستان کے اندر میں ہوں پاکستانی By choice جو فارمولہ طے کیا گیا، وہ یہ تھا کہ جہاں پر مسلم لیگ کی حکومت ہے اور مسلمانوں کی اکثریت ہے، وہ پاکستان ہے، جہاں پر کانگریس کی حکومت ہے اور ہندوؤں کی اکثریت ہے وہ ہندوستان لیکن جہاں پر کانگریس کی حکومت ہے اور مسلمان اکثریت میں ہیں تو وہاں ریفرنڈم ہونا چاہیئے، جہاں مسلمانوں کی حکومت ہے اور ہندو اکثریت میں ہیں وہاں ریفرنڈم ہونا چاہیئے، خیبر پختونخوا این ڈبلیو ایف پی کے اندر ریفرنڈم ہوا، اس پاکستان میں میں By choice پاکستانی ہوں، باقی سارے By chance پاکستانی تھے۔ تو میری Loyalty پاکستان کے ساتھ سب سے زیادہ ہے۔ اب جناب سپیکر! یہ Two hundred million مسلم نیوکلیئر سٹیٹ ہے پاکستان، اور یہ دشمنوں سے ہضم نہیں ہو پارہا، میں افکاری صاحب کی بات سے متفق ہوں کہ بڑا Sensitive issue ہے، دہشت گردی کی یہ لہر جس میں کبھی ویب سائٹ انڈیا میں نکل آتا ہے کہ ادھر سے Operate ہو رہا ہے، کبھی ایک ایجنسی اس ملک کے اندر عمل پیرا ہے، بلوچستان کے اندر کوئی اور فورسز لگی ہوئی ہیں، یہ بات جناب سپیکر! Established ہے کہ وہ قوتیں جو پاکستان کو ڈائجسٹ نہیں کر پارہیں، تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ یہ بیس کروڑ کا یہ ملک جو کہ نیوکلیئر سٹیٹ ہے، تو انہوں نے یہ طریقہ اپنایا کہ اس کو چیکوسلواکیہ، یو ایس ایس آر، یوگوسلاویہ کی طرح اندر سے تقسیم کرو، اسلئے کہ اس کے اوپر ڈائریکٹ اٹیک نہیں کیا جاسکتا۔ اب جناب سپیکر! یہ باتیں طے ہیں، اس کے اوپر سب Agreed ہیں کہ

یہ ہماری خلاف فورسز جو لگی ہوئی ہیں وہ یہی کرنا چاہتے ہیں، ہمارا دشمن یہ چاہتا ہے کہ یہ ملک جو کہ ایک Criterion کے اوپر بنا، جو کہ اسلام کے اوپر بنا، جو کہ مسلمانوں کیلئے بنا، اس کو نسل، زبان، مذہب و مسلک، قومیت کے نام پر تقسیم کرو، یہ اس ملک کو خراب کرنے کا ایک فارمولا ہے۔ تو جناب سپیکر! اب ہمیں سوچنا چاہیئے کہ کون یہ کر رہا ہے؟ اگر مودی بھی یہ چاہتا ہے، اگر موساد بھی یہ چاہتا ہے تو پھر یہ بات خیبر پختونخوا اور پنجاب کے درمیان نہیں ہے، یہ ایشو پشتونوں اور پنجابیوں کے درمیان نہیں ہے، یہ مسئلہ ہے نون کا اور پشتون کا، اسلئے کہ جب بھی پاکستان کے اندر کوئی اور حکومت ہوتی ہے، پاکستان نظر آتا ہے، جناب سپیکر! میں بالکل بھی اس نفرت کو نہیں پھیلانے دوں گا کہ میں یہ کہہ دوں کہ پنجاب ہمارا دشمن ہے لیکن پچھلے تیس سال سے جو حکومت ہے ادھر ان کے سامنے ہم بات رکھیں گے، ان سے ہم بات کریں گے، میں یہ نہیں چاہتا کہ کسی پشتون کا کسی پنجابی کے خلاف نفرت ہو لیکن جو حکومت اگر خیبر پختونخوا کے اندر کوئی ایسی بات ہو رہی ہے کہ جس کے اوپر پنجاب کو اعتراض ہو تو یہ پاکستان تحریک انصاف اور الائنس کی حکومت ہے، وہ اس کے ذمہ دار ہوں گے، اگر ہم کوئی پالیسی فریم کریں گے تو یہ ہماری پالیسی ہو گی، یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ سارے پشتونوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرائیں، تو جناب سپیکر! یہ ایشو ہم اٹھائیں گے اور ہمیں Reservations ہیں اور وہ اس بات پہ Reservations ہیں کہ اگر ریمنڈ ڈیوس کو ایسے چھوڑا جاتا ہے، اگر کلبھوشن کو Condemn نہیں کیا جاتا، اگر ترکی میں پرائم منسٹر کہتا ہے کہ میں انڈیا کے ساتھ دوستی کرنا چاہتا ہوں تو پھر پشتون کے ساتھ کس بات کی دشمنی؟ جو مودی چاہتا ہے وہی پنجاب کی حکومت کر رہا ہے، وہ چاہتا ہے کہ میں تقسیم ہو جاؤں، میں نے تقسیم نہیں ہونا، میں مسلمان ہوں، آرڈر الٹا کرتا ہوں، میں مسلمان ہوں، میں پاکستانی ہوں اور میں پشتون ہوں، اگر ایسا نہیں ہے تو اس ملک کو بنانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اب جناب سپیکر! نفرتوں کی ہوا مودی بھی پھیلانا چاہتا ہے، نفرتوں کی ہوا موساد بھی پھیلانا چاہتا ہے، دہشت گردی اس ملک کو تقسیم کرنے کیلئے ہے، نفرتوں کی ہوا پنجاب حکومت بھی پھیلانا چاہتی ہے، اس کے اوپر فیڈرل گورنمنٹ بھی خاموش ہے، ہم اپنے ملک میں رجسٹریشن کریں، یہ پنجابیوں کا فیصلہ نہیں ہے، یہ نون حکومت کا فیصلہ ہے اور جناب سپیکر! میں اس کو نون اور پشتون کا ایشو سمجھتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ یہ دشمن کا ایجنڈا ہے۔ میں پنجابی سے پریشان نہیں ہوں، میں کسی سندھی سے پریشان نہیں

ہوں، میں کسی بلوچی سے پریشان نہیں ہوں اور ان شاء اللہ جس Criterion کے اوپر یہ ملک بنا تھا اسی Criterion کے اوپر یہ ملک چلے گا۔ جناب سپیکر میرا یہ سوال ہے کہ دہشت گردی کو ختم کرنے کیلئے نیشنل ایکشن پلان کو تشکیل کیا گیا کہ نیشنل ایکشن پلان کے اوپر عمل ہو۔ پہلا سوال میرا یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے نیشنل ایکشن پلان کے اوپر کتنا عمل کیا گیا اور میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا پشتونوں کی رجسٹریشن پنجاب کے اندر نیشنل ایکشن پلان کا حصہ ہے اور اگر نہیں ہے تو کس ایجنڈے کے تحت ہو رہا ہے؟ میں یہاں پر ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، رشاد صاحب نے بات کی، میں بالکل ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو گلہ ہمیں پنجاب اور فیڈرل حکومت سے ہے ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ یہ ان کے سامنے اٹھائیں گے، ہم یہ بات امیر مقام صاحب کو بھی پہنچانا چاہتے ہیں، ہم ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ اس ایشو کے اوپر جواب دیں گے کہ کیا یہ پشتونوں کے اوپر لازمی ہے کہ پنجاب حکومت اس سے یہ پوچھے، لیکن جناب سپیکر! ہم مودی کی اس سوچ کو یہاں تقویت نہیں دیں گے کہ پشتون اور پنجابی کے اندر نفرت ہو، یہ نفرت ہم نہیں پھیلائیں گے اور ان شاء اللہ جو لوگ پاکستان میں رہتے ہوئے دشمن کے ایجنڈے کے اوپر عمل پیرا ہیں تو ہم اس کو Expose کریں گے۔ جناب سپیکر اگر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت خان۔

<u>وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ</u>: جناب سپیکر! اگر ہمارے پاس ایک Sitting کرنل انڈیا کا موجود ہے اور اس کے اوپر پنجاب حکومت اور وزیر اعظم کی طرف سے Condemnation کا بھی سٹیٹمنٹ نہیں ہے تو ہمیں ان پالیسیوں کے اوپر شک ہے کہ کیا یہ پاکستان کے حق میں ہیں یا پاکستان کے خلاف؟ شکریہ جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت خان! پلیز، اس کے بعد۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! اب میں سمجھتا ہوں کہ اس ایشو کے اوپر بڑی سیر حاصل گفتگو ہوئی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس کو Meaningfully conclude کریں اور کسی ایسے نتیجے پہ پہنچ جائیں کہ یہ جو ہماری Feelings ہیں، جو پورے خیبر پختونخوا کے عوام کی Feelings ہیں اس اسمبلی کے اندر Across political divides،

اس میں سارے لوگ ایک ہیں، ایک آواز ہو کے ہم بات کر رہے ہیں اس کا کچھ اثر ہو، اس کا کچھ نتیجہ نکلے، کیونکہ اس ایوان کے اندر تاریخ ہے کہ ہم اٹھ کے بڑی دھواں دھار تقریریں کرتے ہیں، پختونوں کی تکالیف کا رونا روتے ہیں، ریزولیوشنز پاس کرتے ہیں لیکن جب یہاں سے نکلتے ہیں اور میڈیا چینلز کے اندر دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہماری کیا حیثیت ہے، خیبر پختونخوا کی کیا حیثیت ہے؟ ان کو اس اہم، بہت سے اہم ایشوز اس ایوان کے اندر اٹھتے ہیں اور جب ہم باہر جاتے ہیں تو کسی کو پتہ ہی نہیں ہوتا ہے، نہ الیکٹرانک میڈیا کے اندر، نہ پرنٹ میڈیا کے اندر، کیونکہ ہماری آواز نہیں پہنچتی ہے، ہماری ریزولیشنز وہاں پہ ردی کی ٹوکری میں ڈالے جاتے ہیں، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں ایسی Decisions کرنی چاہئیں کہ جسکے نتیجے میں ہماری آواز پہنچے، یہ جو گیلریز کے اندر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، یہ رپورٹنگ کرتے ہیں، یہ بیچارے لمبی لمبی رپورٹس تیار کرتے ہیں لیکن جب وہ اسلام آباد کے اندر، چونکہ میڈیا چینلز کے مالکان بھی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، وہ بھی اسلام آباد سے تعلق رکھتے ہیں اور بڑے بڑے جو پرنٹ میڈیا کے ہاؤسز ہیں، وہ بھی ان سے تعلق رکھتے ہیں، یہ بیچارے یہاں سے رپورٹس بھیجتے ہیں لیکن وہ رپورٹس بھی کہیں کسی کارنر اور کونے کے اندر تو Reflect ہوتی ہیں لیکن پختونوں کی وہ آواز وہاں Reflect نہیں ہوتی ہے۔ میں محمد علی بھائی کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب یہاں پختون کی بات ہوتی ہے تو ہم یہاں جتنی بھی قومیتیں رہتی ہیں، ان سب کو ہم پختون کہتے ہیں، خیبر پختونخوا کے اندر جو بھی لوگ رہتے ہیں، ان سب کو ہم پختون کہتے ہیں، وہ پختون ہیں اور ان سب کی ہم نمائندگی کرتے ہیں، اسلئے کوئی گجر، کوہستانی، وہ کوہستانی نہیں ہے وہ پختون ہیں، ہم ایک ہی نیشنلٹی ہیں اس خیبر پختونخوا کے اندر۔ Pakhtun is suffering، پچھلے دنوں جماعت اسلامی کے مرکز میں افغان مہاجرین کے کیمپوں کا ایک بہت بڑا Delegation آیا، افغانستان کے قونصلیٹ کے سفارتکار بھی ان میں آئے اور جو باتیں انہوں نے کیں، انتہائی تکلیف دہ باتیں تھیں، انہوں نے بتادیا کہ ہمیں یہاں پکڑتے ہیں اور کوئی عدالت کے اندر ہماری ضمانت کیلئے نہیں آتا ہے اور ہم چھوٹی چھوٹی چیزوں کے اندر، چھوٹے چھوٹے معاملات کے اندر عدالتوں کے اندر رلتے ہیں، ہمیں جیلوں میں بھیجا جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ ہم پنجاب کے اندر جاتے ہیں تو ہمارے پاس Valid documents ہوتی ہیں، پاسپورٹ ہوتا ہے، ہم یہاں کاروبار کرتے ہیں، سرمایہ کاری کرتے

ہیں،ان کے ہوٹلوں کے اندر ہمیں جگہ نہیں ملتی کیونکہ وہاں انسٹرکشنز ہیں کہ یہاں یہ جو افغان مہاجرین ہیں، پختون ہیں، وہ آئیں، باقاعدہ انسٹرکشنز ہیں کہ ہوٹلوں کے اندر ان کو جگہ نہ دی جائے، اسلئے میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! کہ یہ جو برہمن اور شودر کا تصور ہے، یہ جو Divide ہے اور میں سمجھتا ہوں خود پنجاب کے اندر Divide ہے، سرائیکی بیلٹ اور سدرن بیلٹ اور سنٹرل پنجاب کے اندر وہاں بھی یہ جو Feelings ہیں، یہ جو Feelings ہیں، یہ اگر Continue کریں گے تو میرے دوست کہتے ہیں کہ آپ یہ پنجابی کا ذکر نہ کریں لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں پنجابی قوم کی بات نہیں کرتا لیکن جو پنجابی 'مائنڈ سیٹ' ہے میں اس کی بات ضرور کروں گا کیونکہ اسی Mindset کی وجہ سے میرا یہ ملک دولخت ہوا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس Mindset کی وجہ Again وہ Feelings جو ہیں، دوبارہ Resurrect ہو رہی ہیں، وہ پاکستان کی یہ جو Anti federation feelings ہیں، میں پنجاب کے لوگوں کی بات نہیں کرتا، میں پنجابی Mindset کی بات کرتا ہوں، اگر یہ Mindset ختم نہیں ہوگا، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے فیڈریشن کا مستقبل جو ہے وہ اچھا نہیں رہے گا، اسلئے میں سپیکر صاحب! Recommend کروں گا کہ ہماری جو ریزولیوشنز یہاں سے پاس ہوتی ہیں، ان ریزولیوشنز کی آپ As a Custodian of the House خود ان ریزولیوشنز کا Analysis کریں کہ کیا Response اس کا آیا ہے؟ میں نے اس اسمبلی کے اندر تین مہینے پہلے بات اٹھائی تھی کہ پختونوں کے شناختی کارڈ بلاک ہیں، کل پرسوں میرے گھر ایک بندہ آیا، گریڈ 18 کا آفیسر ہے، آپ کے سکول کا پرنسپل ہے، اس کا کارڈ بلاک ہے، اس کا آئی ڈی کارڈ بلاک ہے، اس کا بھتیجا دبئی کے اندر پیسے، حلال پیسے کیسے کما رہا ہے؟ اس کا کارڈ بلاک کر دیا گیا ہے، اس کا ویزہ ختم ہونے والا ہے، اس وجہ سے کہ وہ پختون ہے اور وہ تین سو کارڈز میں نے خود آزاد کرائے ہیں، Unblock کرائے ہیں لیکن یہ سلسلہ ہے کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ تو اب پوچھیں ان سے یہ جو ریزولیوشن آپ کے پاس گئی تھی، اس ریزولیوشن کو کیوں آپ نے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا؟ اسلئے اس اسمبلی کو اس بات پہ بحث کرنی چاہیئے کہ کیسے ہم ان ریزولیوشنز کو Effective بنائیں، کیسے بنائیں؟ میں تو Recommend کروں گا کہ یہاں سے ایک جوائنٹ ریزولیوشن جانی چاہیئے، ایک جوائنٹ ریزولیوشن تمام پولیٹیکل پارٹیز کی اور یہ جو مسلم لیگ نون، پی ٹی آئی یا جماعت اسلامی اور اے این پی کی Divide ہے، یہ ختم ہونی چاہیئے، یہ

ختم ہونی چاہیئے، ہمیں ایک ہونا چاہیئے۔ یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں یہاں، میں Recommend کروں گا کہ کوئی جوائنٹ ریزولیوشن یہاں سے چلی جائے نمبر ایک۔ نمبر دو، سپیکر صاحب! آپ ان تمام ریزولیوشنز کا ریکارڈ نکالیں کہ جو یہاں سے گئی ہیں اور ہم مرکز میں جا کے وفاقی حکومت سے پوچھیں کہ ہماری ان ریزولیوشنز کا کیا ہوا؟ جو ہمارے Genuine issues ہیں، اس پہ آپ کا کیا Response ہے؟ آپ تمام پارلیمنٹری لیڈرز کو ہیڈ کریں، آپ ان کا Delegation لے کے اسلام آباد لے جائیں، آپ ایک Delegation لاہور لے جائیں، وہاں اس کی حکومت سے پوچھیں کہ جو ہمارے پختونوں کے ساتھ ہو رہا ہے، وہ کیوں ہو رہا ہے؟ اور جناب سپیکر صاحب! میں آخر میں یہ بھی Recommend کروں گا کہ جو ہمارے میڈیا کے حوالے سے ہے، اس حوالے سے بھی ہماری مجلس کے اندر، ہماری اس اسمبلی کے اندر کہیں کسی نے کہا تھا کہ اگر بلوچستان اسمبلی اور خیبر پختونخوا اسمبلی کو میرٹ کے لیول کا بھی کوریج ملے تو یہ ہمارے لئے بہتر رہے گا لیکن ہمیں وہ کوریج نہیں ملتی ہے، ہماری آواز وہاں تک نہیں جاتی ہے تو اسلئے یہ بات بھی اٹھانی چاہیئے کہ ہماری یہ پختونخوا اسمبلی اس کو پی ٹی وی پہ کتنا وقت ملتا ہے، اس کو 'جیو' پہ کتنا وقت ملتا ہے، اس کو 'اے آر وائی' پہ کتنا وقت ملتا ہے؟ کیا جو سندھ اسمبلی کو وقت ملتا ہے، پنجاب اسمبلی کو وقت ملتا ہے، یہ آپ کی اس اسمبلی کو وقت ملتا ہے؟ کیا اس پرائم ٹائم میں آپ کی اس اسمبلی کو دکھایا جاتا ہے، کیا آپ کی آواز وہاں پہنچائی جاتی ہے؟ اسلئے جب ہم یہاں بات کریں گے اور وہ بات نہیں پہنچے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اثر بھی نہیں ہوگا، اسلئے ہمیں اپنی آواز کو Effective بنانا ہوگا اور وہ ہمارے اتحاد کے نتیجے میں Effective ہو سکتی ہے، وہ سیاسی تقسیم سے بالاتر ہو کے Effective ہو سکتی ہے، اسلئے یہ پانچ چھ اقدامات ہمیں اٹھانا ہوں گے اور اگر یہ نہیں ہوگا تو یہ سارا ایوان چلے، اسلام آباد میں بیٹھے اور اس میں یہ ہم دھرنا کریں وہاں اور یہ ممبران کریں، یہ ایک سو چوبیس ممبران دھرنا کریں کہ ہمارے شناختی کارڈ کیوں بلاک ہیں؟ وہ کیوں Unblock نہیں ہو رہے ہیں، پختونوں کے ساتھ یہ ناروا سلوک کیوں ہو رہا ہے، ہماری آواز کو میڈیا چینلز کیوں اسلام آباد کے حکمرانوں تک نہیں پہنچاتے ہیں اور یہ جو ہماری ریزولیوشنز ہیں، ان کو آپ کیوں ردی کی ٹوکری میں ڈالتے ہیں؟ اس میں جناب سپیکر صاحب! یہ پانچ چھ اقدامات جو میں نے آپ کو، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم آج یہ اسمبلی انہی کے اوپر متفق ہوں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے نتیجے

میں جو بابک صاحب نے نکتہ اٹھایا ہے، میں ان کا مشکور ہوں اور ان ساتھیوں کا بھی مشکور ہوں کہ یہ، میں پوائنٹ آف آرڈر پہ اس کو اٹھانے والا تھا لیکن آپ نے مجھے کہا کہ بابک صاحب کی Already ایڈ جرنمنٹ موشن موجود ہے تو میں نے کہا کہ اگر اس کی ایڈ جرنمنٹ موشن موجود ہے تو وہ ہم سب کی آواز ہے، اسلئے ان کی آواز میں آواز ملاتے ہیں اور پوری اسمبلی ایک آواز ہو کے یہ ایشو ہم اٹھاتے ہیں اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ اس کا کوئی Meaningful conclusion ہو گا اور یہ جو ہماری ڈیبیٹ ہے، یہ Productive ہو گی، Meaningful ہو گی، اس کا نتیجہ نکلے گا اور اس کو ہم نتیجہ خیز بنائیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ، یہ ریزولیوشن، بس اس کے بعد۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Rule relax کرنے کیلئے پہلے ریکویسٹ دے دیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! یو خبره کوم بیا به قرار داد که ستاسو اجازت وی؟

جناب سپیکر: نه پلیز، دا ریزولیوشن وړمبے اوکړو نو دا بیا۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یو خبره کوم او په دې حواله باندې خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! ټولو ملګرو ډیر د خوند او حقیقتی خبرې اوکړې خو چونکه زمونږ تعلق د دیر سره دے او د دیر خلق زیات 'مین پاور' خلق چې مونږ مهیا کوؤ نو ټولې دنیا ته او خصوصاً پنجاب، زما یو استاذ وو په سکول کښې، هغه به خبره کوله، وئیل به ئے بدقسمتی مو دا ده چې اسلام آباد مونږ جوړ کړو، زمونږ په محنتونو په کوششونو خو افسوس چې پښتنو ته پکښې په انعام کښې کورهم ملاؤ نشو، جناب سپیکر صاحب! په سوؤنو ټیلیفونونه راغلل، یواځې د پنجاب خبره نه ده جی، جناب سپیکر صاحب! زمونږ د ملاکنډ ډویژن ډیر خلق په کشمیر کښې محنت مزدوری کړې ده، هلته ئے زمکښې هم اخستې دی، کورونه ئے جوړ کړی دی، ټهیکیداریانې کوی جناب سپیکر! هغه بله ورځ تقریباً۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مختصر کریں کیونکہ ٹائم کا وہ ہے، پھر ریزولیوشن۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: خبره کوم جی، اووه سوه کسان د يو اندازې مطابق په يو ورځ په کشمير کښې هغه گرفتار شوی وو او جناب سپيکر صاحب! بدقسمتی دا ده چې وائی 107 ضمانت اوکړو نو زمونږ د پښتنو 107 ضمانت په کشمير کښې او په پنجاب کښې څوک کوی؟ نو بيا جناب سپيکرا! د پنجاب د چينيوټ نه ټيليفون راغے، يو سړی ژړل چې زه پوليس د خپل بچو سره د کور نه راويستلے يم، کور مې خپل دے او راته وائی چې کاروبار بند کړه او ځه، زما وړوکے غوندې دکان دے د دې کور خوا ته، نو جناب سپيکر صاحب! زما خو څه شک پيدا شوے دے او ډير په افسوس سره وايم چې شک مې دا دے چې کومه يهوديانو او مغربيانو د مسلمانانو خصوصاً د پاکستان خلاف څه موده مخکښې يو څيز جوړ کړے وو چې يره دا پاکستان به دنيا په نقشه بيا نه وی، دا به تقسيم وی، زه وايم هسې نه دا ټارگټ ئے چا ته حواله کړې وی، هسې نه چې مونږ چا خرخ کړی يو او د دغې سازش شکار شو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، ریزولیوشن آپ پیش کریں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ريزوليوشن راوړم او هغه دا دے۔

جناب سپیکر: آپ سب سے پہلے رولز ریلکس کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

صاحبزادہ ثناءاللہ: قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Me. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please.

قرارداد مذمت

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب! قرارداد مذمت پیش کوم۔

پنجاب، کشمیر اور سندھ میں پختونوں کی پکڑ دھکڑ سے پورے پختونخوا میں سخت ناراضگی اور تشویش پائی جاتی ہے۔ پنجاب کشمیر اور سندھ میں خیبر پختونخوا کے مزدور، کاروباری اور مختلف طبقہ فکر کے لوگ آباد ہیں اور اپنے گھر والوں کیلئے ذرائع آمدن کے حصول کیلئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ چونکہ پختونخوا میں روزگار کے مواقع نہ ہونے اور صوبے میں دہشتگردی کی وجہ سے لوگوں کے معیار زندگی میں کمی آنے سے وہاں مجبور ہو کر دوسرے صوبوں کا رخ کرتے ہیں اور بال بچوں کی کفالت کرتے ہیں لیکن حالیہ لہر جو خاصکر پختونوں کے خلاف سازش کا حصہ ہے، پختون اور خیبر پختونخوا کے عوام اس پر سخت ناراض اور تشویش میں مبتلا ہیں جس سے صوبوں کے عوام میں نفرت بڑھنے اور بھائی چارے کی فضاء خراب ہو رہی ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پنجاب اور ملک کے دیگر علاقوں میں پختونوں کی بلاوجہ گرفتاریوں کو فی الفور بند کرے اور پختونوں کی عزت نفس کو مجروح نہ کیا جائے اور جتنے بھی ہمارے پختون بھائی ابھی تک جیلوں میں پابند سلاسل ہیں، ان کو رہا کیا جائے، شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس کے یہ الفاظ اس میں مزید اضافہ کریں کیونکہ یہ ریزولیوشن میں نہیں ہیں، اس کے ساتھ Add کر لیں جو ابھی آپ نے آخر میں پڑھیں ہیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: یہ دو Topics ہیں، ان کو Next day میں ڈالیں گے اور ابھی The session is adjourned till Thursday, 03:00 pm of 2nd March, 2017.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 02مارچ 2017ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)